۴۸۶

ان من الشعر لحکمۃ

بفضل حضرت منعام ذو الجلال والاکرام کلام محبت التیام میر فیاض الدین صاحب بندہ

المشتہر بہ

قصاید بندہ حصہ اول

حسب فرمایش

مولوی محمد سعید صاحب ۔ مولوی محمد محمود صاحب

در مطبع فیض الکریم حیدرآباد دکن طبع شد

آغاز کتاب ۲۷ ذوالحجہ ۱۳۳۵ف بار دوم ۵۰۰ جلد ختم کتاب ۴ شہر ۱۳۳۶ف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

کیوں نہ ہو کونین بھلا آپ کا
ہو گیا حق جل و علیٰ آپ کا

کیوں نہ ہو اسے فخر جہاں واہ وا
اچھو نسے اچھا ہے برا آپ کا

خلوت عالی کی کہوں شان کیا
حجرہ ہے ایک عرش علیٰ آپ کا

سر سے لے تا ناخن پا یا رسولؐ
نقشہ ہے واللہ نیا آپ کا

حق نے کیا شرف رسل یا رسولؐ
رتبہ ہے کیا صل علیٰ آپ کا

آئینہ دیکھے نہ کبھی یا نبیؐ
جو کف پا دیکھے ذرا آپ کا

کہتے تھے داؤد علیہ السلام
ادنے ہوں ایک نغمہ سرا آپکا

حضرت موسیٰ نے کہا کر کے بخور
نور تھا اللہ کا یا آپ کا

کہتے تھے سب صل علیٰ انبیا
نام ہے کیا نام خدا آپ کا

رکھتا ہے امید یہی ماہِ نو
چومے کبھی ناخن پا آپ کا

بندہ ہے اے خواجۂ ہر دو سرا

لطف رہے اسپہ سدا آپ کا

آپکے در پہ آئے ہین یا مصطفیٰ
عاجزی نذر لائے ہین یا مصطفیٰ

گرچہ بندہ کھانے کے لائق نہین
پھر بھی کچھ تو کھائے ہین یا مصطفیٰ

وہ سُنا دے کسی جا کے کہیے بھلا
بارِ عصیان اوٹھائے ہین یا مصطفیٰ

وہ دوایان پلا دے تو جاے کہان
جو کہ دردی کہائے ہین یا مصطفیٰ

وہ گئے گر نہ ہمکو تو کس کے گنے
جو فلک کے گنائے ہین یا مصطفیٰ

دیکھی رحمت زیادہ ہے یا معصیت
تیر تا دل لگائے ہین یا مصطفیٰ

دیکھیے کس بہروسے پہ یہ ناتوان
جو تمہارے گنائے ہین یا مصطفیٰ

بندہ کی تو خبر خواجہ دوسرا
در پہ حضرت کے آئے ہین یا مصطفیٰ

تو مدینہ کی جانب کو جاتا ہوا
کچھ خبر وان کی پاوے تو لاتا ہوا

تیرے سایکے صدقے خدا کیلئے
زیر پائے محمد بٹھاتا ہوا

سگ دربان کو اون کے اگر لا سکے
استخوان میرے لیجا کھلاتا ہوا

کوئی پوچھے نہ پوچھے خدا کے لیے
کو بکو سب کو پھر کر سناتا ہوا

گرچہ تجھکو کفِ پائے احمد ملے
میری آنکھون سے لا کر لگاتا ہوا

کوئی باشندہ طیبہ کا روٹھا ہو کر
میری خاطر سے اوسکو مناتا ہوا

سنگِ راہِ مدینہ اگر لا سکے
میری مرقد پہ لا کر جماتا ہوا

روح بیکس کو پہنچا کے بہر خدا
وان کی بادِ صبا سے ملاتا ہوا

تیرے پر مین سماوے تو بہر خدا
کچھ اِدہر کی ہوا لے کے آتا ہوا

نکہت باد صبا ہے میر تجھے
مجھ گدا کا بہلا کیا ٹھکانا تھا

بسکہ بے پر ہے یہ بندہ کمترین
اوسکو خواجہ کے در پر اڑانا تھا

در احمد تلک اب تو جانا صبا
اوس در پاک کی خاک لانا صبا

دیکھکر حال اور بیقراری میری
تو وہان جلد جا کر سنانا صبا

ہان تو جاوے اگر اے نسیم سحر
جلد پھر خدا وہان سے آنا صبا

میری جانب سے تو جا کے یہ عرض کر
شاہ تم اس گدا کو بلانا صبا

سلسلہ اس گذارش کا بہر خدا
انکساری سے اوسے جا بلانا صبا

بعد آداب آداب تو عجز سے
میری جانب سے سر کو جھکانا صبا

گل اشکون کی چادر میری چشم کی
تو مزار نبی پر چڑہانا صبا۔

تو غبار در پاک خیر الوریٰ ۔
میری چشمون مین لا کر لگانا صبا

اوس مزار مبارک کے زیر زمین
فرش چشمون کا میری بچھانا صبا

تو جناب نبی مین طرف سے میری
عجز اور انکساری بتانا صبا

گرچہ بندہ ہے اے خواجۂ دوسرا
دل کے مقصد کو اسکے ملانا صبا

خدا کو ہو جس سے ایک عشق پیدا
وہ کوئی نہین ہے تو کوئی تو ہوگا

خدا نے کیا جس سے قدرت کو پیدا
وہ کوئی نہین ہے تو کوئی تو ہوگا

نہ تھا وہ تو کچھ بھی تھا یہان عیان
ہوا وہ تو سب کچھ ہوا اون ہی بانگ

ذرا غور سے عقل سوچ خدا را۔
وہ کوئی نہین ہے تو کوئی تو ہوگا

نشان اوسکے رہنے کا کسکو بتاؤن
ملا جبکے باعث سے آدم کو رتبا
ہوا جبرئیل امین اوس کا دربان
مشرف ہوا جس سے یہ عرش اعلےٰ
نبوت نے بھی اوسسے پائی ہی عزت
ملا اون سے ہر ایک درجہ کو درجا
مجسّم نہ تھا وہ مگر تھا مجسّم
کہ تھا جسم لیکن نہ تھا اوس کا سایا
مقدم ہوا وہ موخر کہایا۔
کہین منہ چھپایا کہین منہ بتایا
رسالت کا موقع جو اوسکو خوش آیا
مقرب رہا اور مرسل کہایا۔
ہوا جو کہ مشہور خلقت مین امّی
کیا جسپہ فرقان نازل خدایا۔
اطاعت سے کی جسنے قبضے مین قدرت
جو ہوا انبیاؤن کا ملجاؤ ماوے
وہ خواجہ دو عالم کا مقصد کہایا

بیان اوسکے رتبہ کا کسکو سناؤن
وہ کوئی نہین ہے تو کوئی تو ہوگا
کیا اُسکو اللہ نے اپنا مہمان
وہ کوئی نہین ہے تو کوئی تو ہوگا
ولایت نے بھی اوسسے پائی فضیلت
وہ کوئی نہین ہے تو کوئی تو ہوگا
مجسّم بھی تھا وہ تو کیسا مجسّم
وہ کوئی نہین ہے تو کوئی تو ہوگا
بنا سب کا اور سب کو اپنا بنایا
وہ کوئی نہین ہے تو کوئی تو ہوگا
جو پہنچا تہا اوسکو بھی ہمراہ لایا
وہ کوئی نہین ہے تو کوئی تو ہوگا
کھلا اسپہ اسرار علم لدنی۔
وہ کوئی نہین ہے تو کوئی تو ہوگا
نبوت کی اُسکو نہین کچھہ فضیلت
وہ کوئی نہین ہے تو کوئی تو ہوگا
مجھے جسنے بیدام ہبندہ بنایا

وہ کوئی نہین ہے تو کوئی تو ہوگا ؎
وہ کوئی نہین ہے تو کوئی تو ہوگا

کوئی کہین اون تک مجھے پہنچائے مسیحا — ارمان بھی اس دل کی نکلجائے مسیحا

مرجاؤن تڑپکر ابھی اور جھکے اٹھو نہین — گر خواجہ عالم کی صدا آئے مسیحا

کیا کیا کرون کیا کیا اون سے کہے قسم ہے — احمدؐ کو اگر کوئی ادھر لائے مسیحا

جی جائے فقط تم سے قسم ہے نہ مرے پھر — احمدؐ میرا جس دم دیکو جلوائے مسیحا

کچھ کھا کے ہی مین سو رہون مرنیکی بہانے — گر خواجہ عالم مجھے بتلائے مسیحا

بھولو نہ مجھے بھی کہو جا کوئی نبیؐ سے — گر باد صبا خاک شفا لائے مسیحا

بیماری مجھ عاصی کی محمدؐ یہ ہی ظاہر — پہچانی ہے رگ تمنے تو کیا ہائے مسیحا

سیکھی نہ اگر تمنے محمدؐ کی طبابت — اے وائے لبادآکے لباوائی مسیحا

کیا جانئے مین اپنے مین ہون یا نہ رہون وائے — باشندہ مدینہ کا اگر آئے مسیحا

سنتا ہون وہان جا کی پھر آتا نہین کوئی — کوچہ ہے محمدؐ کا عجب جائے مسیحا

احسان ہی اوس خواجہ کونین کا بندہ
بندے کے سوا کوئی نہ کہلائے مسیحا

مرتا ہون ذرا بچا دینا — احمدؐ کو خبر سنا دینا

گر زلف نبیؐ مسلسل ہے — دیوانہ مجھے بنا دینا

وہ ابرو اگر خمیدہ ہے — مجھکو بھی ذرا اٹھا دینا

وہ آنسو کس کے جاری ہین — مجھکو بھی ابھی بہا دینا

سو تو نے نبیؐ نہین ملتے — از بہر خدا جگا دینا

جاگو نسے نبیؐ نہین ملتے — از بہر خدا سلا دینا ہو

پہچانے سے بھی پہچانے نہین — یہ صورت اد نہین دکھا دینا

گر بزم نبی میسر ہو
پیمانہ مجھے بنا دینا

خواجہ سے کمینہ بندہ کو
ہاں یارو ذرا ملا دینا

کیا جانے ہوا کچھ یا نہ ہوا
اے شوق نبی کیا کیا نہ ہوا

آیا جو خیالِ زلف نبی
دیوانہ ہوا دل شانہ ہوا

جو چشم نبی کا ہوا شائق
مستانہ ہوا مستانہ ہوا

جس دل میں نہ پایا شوق نبی
آباد نہیں ویرانہ ہوا -

جو شوق نبی میں اشک گرا
دُر دانہ ہوا دردانہ ہوا

تھا بزم نبی کے تصور میں
دل کس کے لیے پیمانہ ہوا

حیرت ہی مجھے ائے شوق نبی
اپنا جو ہوا بیگانہ ہوا

احمد سے ہمارے کیوں نہ ملے
ہو ہی کے لیے اچھا نہ ہوا

یوسف نے ذرا پردہ نہ کیا
چرچا تو ہوا سودا نہ ہوا

جو حق کا ہوا احمد کا ہوا -
کیوں کر نہ ہوا ایسا نہ ہوا

یہ بھی نہ ہوا وہ بھی نہ ہوا -
خواجہ کا اگر بندہ نہ ہوا -

نہ فقط عدم سے رہا کیا
ہمیں لا کے ہستی میں کیا کیا

تیرے فیض عام نے احمدا
جو کرم تھا حق کا ادا کیا

کہا نور یوسف مصر میں -
یہ کمال تھا میرے باصفا

تیرے عکس نور جمال نے
دل آئینہ کو صفا کیا

تھے سبھی ستارگان امر مین
جسے چاہا شمس ضحی کیا
ز مقام سدرة المنتہے
تمہین پہنچے اپنے کمال سے
ہوا مہر و ماہ سے جلوہ گر
تیرے آستان پہ بہ آرزو
یہ تمہارا سارا طفیل تھا
ہمین چشم شوق عطا ہوئی
بہ این موہبت و موقفت
کوئی کام اپنا پئے رضا
کوئی گر تمہاری ثنا کرے
ولے پھر کے حق خود آپکا
ہوئے تم ہو خواجہ دوسرا

تمہین اختیار تھا سر بسط
سے جسے چاہا بدر دجی کیا
جہان جبرئیل امین تھے
وہان کس نے تکو رسا کیا
کیا حق نے انکو بلند سر
جو فلک نے خیمہ بپا کیا
کہ ازل سے رب کریم نے
تمہین اپنا جلوہ عطا کیا
ہا این اختیار مواصلت
نہ کیا کیا تو بھلا کیا
تو بتاؤ تم کہ وہ کیا کرے
جو بجا تھا وصف و ثنا کیا
میں تمہارا بندہ ہوں کمترین

میرے سارے عقدے کشا کرو
تمہین حق نے عقدہ کشا کیا

اللہ نے کیا ہی روز ازل سے مرتبہ اعلی پھولوں کا
اسواسطے تربت پہ بھی کیا رہتا ہے سایا پھولوں کا
جبرئیل کو تھا یہ حکم خدا ہر صبح مدینے مین جا کر
روضے پہ محمد کے تو چڑھا ہر شام کو دونا پھولون کا۔

جتنے کہ ہوئے ہیں سلف نبی صلعم اونکی اوسمیں بھلی یہ خوشی
رکھتے تھے مزار مبارک پر گوندہا ہوا گجرا پھولون کا

حضرت کا ضریح مبارک لبس پھولونسے معطر کیون نہ رہی
روضہ وہ جناب محمد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنایا پھولون کا شہ

معراج کی شب جب حضرت نے جانیکا فلک پر قصد کیا
خالق نے کہا تم باندہ کے آنا ہاتون کو کنگنا پھولونکا

جبدم کہ گئے وہ عرش علی اللہ سے پردہ کچھ نہ رہا
باندہا ہے جناب باری نے خود ہاتھہ سے سہرا پھولونکا

وہان دست جناب باری سے یہان روئے مقدس حضرت
اللہ سے ملا وہ نبی صلعم سے ملا پھر کیون نہ ہو رتبہ پھولونکا

تم وارث تاج ہر دو جہان تم مالک تخت کون و مکان
یہ تاج نیا یہ تخت نیا اللہ نے بنایا پھولون کا

دنیا مین نہین کوئی چیز ایسی جس چیز کا رتبہ ہوا اعلیٰ
نزدیک خدا نزدیک نبی صلعم ہے درجہ اعلیٰ پھولون کا

پڑھتے تھے درود حضرت اکثر آتے تھے کہین جب پھول نظر
اسواسطے اس دنیا مین رتبہ ہے دوبالا پھولون کا

اکثر کہ جناب آن سرور بس سونگتے تھے ان پھولون کو
اُس پر تو نور محمد صلعم سے کیا صاف ہے چہرہ پھولونکا

تصنیف شفیع قیامت مین کیا خوب خیال بندھا تیرا

تحقیق ملے گا آج تجھے یہ غیب سے طرا پھولونکا
صدقے سے جناب محمدؐ کے کیا خوب بنایا بندہ تو
ہے دلمین لگا کر رکھہ دینار و صفحے مین قصیدہ پھولون کا

مانند محمدؐ عزت دار رہا ہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا
واللہ خدائی کا مختار رہا ہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا

بہتر ہی ہو بہتری ہین اور ہونگے خدا کی خدائی تک
ہر مثل محمدؐ عالی وقار رہا ہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا

ہر چند کہ عیسیٰ روح اللہ تھے کچھہ واقف تھے
لیکن احمدؐ سا واقف کار رہا ہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا

عیسیٰ کو خدا داد ہوا اور تخت سلیمان نے پایا
پر احمدؐ سا رفرف کا سوار رہا ہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا

موسیٰ کوئی تحقیق کرے جز ذات محمدؐ صلے علے
دریائے نور خدا کا پار رہا ہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا

موسیٰ جب نور تجلی سی بیہوش ہوئے واقف ہی نہ تھے
واللہ محمدؐ سا ہشیار رہا ہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا

گلشن مین نور الٰہی کی گل ایک سے بہتر ایک کھلا
احمدؐ سا زیب وہ گلزار رہا ہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا

کونین کی خلقت گر مجھہ سی پوچھے کہ محمدؐ کیلئے ہین
کہدونگا محمدؐ سا زنہار رہا ہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا

افعال الٰہی سے آگاہ ہان روز ازل سی محمدؐ ہی
یون تو نبی ہمت عالی کردار رہا ہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا

مقدور حکومت کا رکھکر محکوم ہی احمدؐ واللہ
اللہ کا ایسا مرضی دار رہا ہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا

بندہ تو کریگا وصف اونکا پہ سوچ بھی لو اُس خواجہ کا
امت کیلئے مشکل مین یار رہا ہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا

اسم والا مصطفےٰ ہے آپ کا
قاصدا بس یہ پتا ہے آپ کا

قاصدا روز ازل سے بیگمان
ایک چرچا ہو چکا ہے آپ کا

قاصدا نبیوں کے جیسے ہین نبی
لیک وہ چرچا نیا ہے آپ کا

بھول مت اے قاصدا ہر خدا
کیونکہ چرچا ہو چکا ہے آپ کا

جا چلا جا قاصدا یہ بول دے
یا تو ہے نور خدا کا آئینہ
کان مین بکتا ہون تیرے یاد رکہہ
کیا بتاؤن مصطفےٰ کا قاصدا

جو سخن ہے یا فدا ہے آپ کا
نور حق یا آئینہ ہے آپ کا
قاصدا عاشق خدا ہے آپ کا
جس کو دیکہا مبتلا ہے آپ کا

خواجہ کونین دو مشہور ہین ٭
جو ملا بندہ ہوا ہے آپ کا

صاحب خواجہ نام ہے اون کا
جس کو تم ہم خدائی کہتے ہین
یون جو وحدت ہی بندہ کثرت ہین
یہ کلام شریف تو گویا ٭٭
اون سے کھلائے تجلی جاوینگے
جان اون کو کوئی خبر حق کی ٭
گر مدینہ کا شہر ظاہر ہے
عبدیت مین خدائی کرتے ہین
رہ گئے اظہر سے عشق کو سمجہے
کل شئ محیط کی رو سے

جب تو بندہ غلام ہے اونکا
یہ بھی ایک انتظام ہے اونکا
موجب اہتمام ہے اونکا
مطلقاً لاکلام ہے اون کا
یہ تو ایک فیض عام ہے اونکا
طرفہ تر اور مقام ہے اونکا
سب سے مخفی مقام ہے اونکا
انبیا ایک مقام ہے اونکا
خلق خالق کہ دام ہے اون کا
جائے سر خیام ہے اونکا

یہ دو عالم ایک خواجہ ہین
جب تو بندہ غلام ہے اونکا

خواجہ عالم ہوئے پیدا تو کیا پیدا ہوا
آئینے مین عشق کے نور خدا پیدا ہوا

خواجہ عالم کے ہوتے ہی زمانہ تابماہ
غل اٹھا آئینہ قدرت نما پیدا ہوا

یا محمدؐ آپ وہ بحر صفائی ہو کہ خود
آئینہ کا آپ مین ایک آشنا پیدا ہوا

یا محمدؐ آپ کیا پیدا ہوے بے شبہ و شک
عاشقون کے حق مین حسن کبریا پیدا ہوا

نور احمدؐ دیکھتے ہی یون فرشتون نے کہا
یا الٰہی نور یہ کس کا نیا پیدا ہوا

رحمۃ للعٰلمین کی باعث تولید سے
عالم ہر دو سرا کو آسرا پیدا ہوا

نور حق تو ہو چکا تھا نور مین احمدؐ کے صرف
نور سے پھر انکے نور انبیا پیدا ہوا

گر نہ تھا کچھ معجزہ حضرت رسول اللہ مین
کیا نبیون مین ہے زور معجزہ پیدا ہوا

عقدہ مشکل گلشن ہستی احمدؐ کے طفیل
ناخن غنچہ کشا بہر صفا پیدا ہوا

آپ کی معراج پر قربان نہو کیون امتی
فرشیون کو عرشیون سے راستہ پیدا ہوا

مین تو بندہ ہون مگر کہتے ہین رکون ظہور
خواجہ عالم کی صورت سے خدا پیدا ہوا

ای شرف رسل کوئی نہین یار ہمارا
ہو آپ سوا کون مددگار ہمارا

محشر مین اگر پوچھے تو اے شافع محشر
کہدینا کہ یہ نعرہ ہے حقدار ہمارا

رہنا تمہین محشر مین خریدار ہماری
نیلام ہی ہوتا سر بازار ہمارا

ہم عاصیون کے آپ مسیحا ہو محمدؐ
پوشیدہ نہین آپ سے آزار ہمارا

اورون سا نہ جانو ہمین اے صدر دو عالم
ہم وہ ہین کہ ہی تم سے سروکار ہمارا

خلقت ہوئی یوسف کی خریدار تو خالق
حضرت کے سبب سے ہو خریدار ہمارا

پوچھیگا خدا ہم سے تو ہم کہہ نہ سکین گے
کہدینا یہ تمہین ہین اٹھا نہ سہارا

ہان فخر جہان منزل اول سے یہان تک
بدلے نہ کوئی قافلہ سالار ہمارا

بہولے سے بہی گر ہمکو کر و یاد کبہی آپ
فرماؤ تو محشر مین یکایک پہر سے ہر سو

ہو جاویگا دیدار ہمین سب کا رہمارا
ہو سکتا نہین بخشا نے کو سر وا ہمارا

از بسکہ تمنا ہے کہ اے خواجہ کونین
فرماؤ کہ یہ بندہ ہی بیکار ہمارا

جدائی کا پردہ اوٹہا دے خدایا
ان آنکھوں سے ہم کسکی صورت کو دیکہین
صدا ایسی کانون سے کسکے سنین ہم
یہ سر تیرے سجدے کے قابل نہین ہے
یہ دل گر محمد کے لایق نہین ہے
سنے ہین محمد سے دوری نہین ہے
اٹہا لے دو عالم کے در پر سے ہمکو
محمد اگر ہم سے روٹھے ہوئے ہین
محمد محمد محمد پکارین
خدایا خدایا خدایا خدایا

محمد سے ہمکو ملا دے خدایا۔
محمد کی صورت دکہا دے خدایا
صدا انکی ہم کو سنا دے خدایا
اے پشت پا پر دکہا دے خدایا
کسی کا تو ہو کر جلا دے خدایا
ز راہ کرم کچہہ بتا دے خدایا
محمد کے در پر بٹہا دے خدایا
منا دے منا دے منا دے خدایا
دو عالم کو دل سے بہلا دے خدایا
ملا دے ملا دے ملا دے خدایا

خدا رکہہ نہ بندے کو خواجہ سے
جدائی کا پردہ اوٹہا دے خدایا

دم وصف محمد مین نکلجائے تو اچہا
حضرت کا تصور رہے میرے دلمین جلا پا
دیدار نبی جسکی نہ قسمت مین ہو یارو

منکا بہی اسی ذکر مین ڈہلجائے تو اچہا
دل کا ہی کسی وسے بہلجائے تو اچہا
آنکہین کوئی دلسے کی کہلجائے تو اچہا

جس دل میں تمنائے مدینہ نہو یارو — وہ دلکو جنون ہو وہ جلجائے تو اچھا
رکھہ دیتے ہیں سو دلکو دینے کی سزا — پاؤں سے کوئی اسکو مسلجائے تو اچھا
جو سر نہو اس صدرہ کی دہلیز کے قابل — وہ بار گران ہی کہیں ٹلجائے تو اچھا
جو دم کہ گذرنے کا نہو وصف نبی میں — کاٹا ہے وہ دم تن سے نکلجائے تو اچھا
جو شمع منور نہو اس بزم میں یارب — وہ آتش غیرت سے پگلجائے تو اچھا
آتش ہے اگر عشق محمد تو اسے ہے — دل آہ میں ہمارا ہی جلجائے تو اچھا

بندے کیلئے کب ذکر خواجہ بہت ہے
منکا ہی اسی ذکر میں ڈہلجائے تو اچھا

الٰہی پردہ غفلت اٹھا دیگا تو کیا ہوگا — محمد کی ہمیں صورت دکھا دیگا تو کیا ہوگا
بحق منبع رحمت اگر دریائے رحمت میں — میری یہ کشتی دل کہو ڈبا دیگا تو کیا ہوگا
الٰہی تو نے جب ہمکو گدا اپنا بنایا ہی — در والا سے کچھہ دولت لا دیگا تو کیا ہوگا
الٰہی گر محمد کو یہ صورت خوش نہیں آتی — کسی صورت سے یہ صورت چھپا دیگا تو کیا ہوگا
الٰہی سب کے سب آخر تیرے محتاج ہوتے ہیں — آپ کو انکی کرامت بنا دیگا تو کیا ہوگا
الٰہی ناخن قدرت سے اپنے دلکی عقدوں کو — اگر تو از رہ رحمت کھلا دیگا تو کیا ہوگا
الٰہی شربت دیدار دیگا حشر میں آخر — سما گر ہمکو وہ شربت پلا دیگا تو کیا ہوگا
الٰہی کاتب قدرت یہ آنحضرت کا طالع ہے — ہماری شومی قسمت مٹا دیگا تو کیا ہوگا

بحق خواجہ والا الٰہی دل سے بندے کے
اگر تو پردہ غفلت اٹھا دیگا تو کیا ہوگا

سیدا تمنے اگر مجکو نہ جانا اپنا — میں کہو کس سے کہوں جا کے فسانہ اپنا

یا نبی بحر تفکر میں بہا جاتا ہوں
ہو سکے اپنی ہے کسطرح بچانا اپنا

میری مشکل کے لیے کار خدائی کیجو
کچھہ نہ کچھہ حیلے سے کچھہ کرکے بہانہ اپنا

تو خبر میری شہنشاہ شہ عالی ہمم
قدرت حق میں کہاں پاؤں ٹھکانا اپنا

اس زمانے میں رسول عربی خلق
مسیح تو کہتے ہیں کبھو دل نہ لگانا اپنا

غرض مجھہ بندہ کی گر تم نہ سنو اے خواجہ
پھر کہو کس سے کہوں جاکے فسانا اپنا

میں گنہگار ہوں غریب بندہ بتا سکوں کیا نشان اونکا
خدائی اونکی ہی بس سمجھہ تو قرآن میں پا بیان اونکا

نہیں اسقدر ہوں ادنی واقف جو انکا دیکھا نشان کسیکو
مگر بس اپنا خیال کرکے لا امکان ہے مکان اونکا

تجھے کیا خبر بوقت معراج یہ کیا ہوا تھا خدا ہی جانے
وہ مہمان تھے خدا کیا تھا خدا ہی خود مہمان اونکا

میری ذات کی نہیں کوئی شے جو اسکو دیکر ہوں تصدق
یہ ملک اونکا یہ مال اونکا یہ جسم اونکا یہ جان اونکا

نہیں ہے میری مجال جو میں بتاؤں اونکا در کسیکو
جیسی ہو خواہش تلاش کر لی ہے عقل کل دربان اونکا

نہیں اونکو دیکھا کہاں تک اونکی جمال کا دو نشان اونکو
مگر خدا بھی دیکھیگا جبکہ وہی کو ہوگا گمان اونکا

مجھے کب اتنی سمجھہ ہے جو بتاؤں سبکو شفاعت اونکی
ازل میں جیسی لیا ہوگے ابد میں ہے امتحان اونکا

نہیں ہے میری مجال سمجھو بتاؤں اونکا میں در کسیکو
جیسی ہو خواہش تلاش کر لی ہے عقل کل دربان اونکا

تیرے عمل میں کہاں ایسی قابل جو کہ دونگا میں مجا صیونکو
کہ جو غرض ہو نہیں ہے چاہو کہ پھر وہ ہے ارمان اونکا

نہیں ہے مجھہ میں لیاقت اتنی کہ اونکا رتبہ کہوں کسی سے
قسم خدا کی بجز خدا کے نہیں ہے کوئی رتبہ دان اونکا

ملن اونکا شہد ہوتا کیونکر میں اونکو خواجہ کہوں گدا نکا
میں اپنی مقصد رکھوں نہ کیونکر مطیع ہے دو جہان اونکا

کیا عجب گر محمد کو سایہ نہ تھا
سما جو اون کو اپنا سا بھایا نہ تھا

اون کے بے سایگی کا تعجب نہیں
کیونکہ خالق نے اونکو بنایا نہ تھا

وہ بھی رنگ دوئی سے مبراہ نہ تھے
اون کو حق سے کچھہ اپنا پرایا نہ تھا

سبکو سایہ کی حیرت ہی شک مجھے
جسم والا بھی کیا جانے تھا یا نتھا

جسمین خاص اتنا باطن مین پوشیدہ تھا
جبکو ظاہر مین سایہ نے پایا نہ تھا

کچھہ دیکھی تھی محمد سبب در سبب
سبکو خالق نے اتنا دکھایا نتھا

سایۂ عاطفت کے سبھو صاحبو
وہ تو کیا اون کے سایہ کو سایہ نتھا

روسیاہی کی شرمندگی کے سبب
سایا اونکی حضوری مین آیا نہ تھا

دیکھتی بندے کی آنکھونسے خواجہ اگر
کہتے سب اون کو اپنا سا پایا نہ تھا

قاصد نہیں رکھتا ہون کہ پہونچائے خدایا
طاقت بھی پہونچنے کی نہیں وائے خدایا

طاقت ہی نہ قاصد کی پہونچ جائے خدایا
مجبوریکا عالم ہے یہان وائے خدایا

قسمت نہیں ایسے کہ صبا آئے خدایا
تا روح مقدس اسے پہونچائے خدایا

تحفہ نہیں ایسا کہ پہونچ جائے خدایا
ویسا نہیں کوئی پہونچائے خدایا

یہ فاتحہ ہے بندۂ مسکین کیطرف سے
گر تیرا کرم ہو تو پہونچ جائے خدایا

یہ فاتحہ ہے بندۂ بیخود ہی خود سے
چاہے نہ اگر تو تو کہان جائے خدایا

پہونچے نہ اگر فاتحہ بندہ کی وہانتک
اے وائے لبا ولے لبا وائے خدایا

مین بندۂ بیکس ہون مجھے وائے خدایا
اتنی کسی پردہ ہی کہ پہونچائے خدایا

جو فاتحہ بندہ کو سمجھہ لیتا ہون اون تک
یہ نذر بجو یہ ہے پہونچ جائے خدایا

امی صل علےٰ فاتحہ بندۂ مسکین

خواجہ نہ قبولے تو لبا ولے خدایا

صبا گر ہو تیرا وہاں تک گذارا
درود بعید دیہونچا خدا را

درود ایسا پڑہا جاوے کوئی دم
کہ وہ سن لیں ذرا ہووے گذارا

درود اس پر جو چاہے سو خدا کے
جہاں تک اوس کا دل چاہا صد ہارا

قبولِ روح اطہر ہو کسی دن
درود ایسا پڑہیں منہ کہاں ہمارا

درود اوسپر پڑہے اولیٰ نہایت
کیا ہو جس نے اوس کو آشکارا

درود اون پر پڑہوں مرضی موافق
مگر میں کیا کروں بس ہے نہ چارا

درود از خود پڑہا جاتا ہی یارو
پڑہے کیا بندۂ مسکین نہ کارا

درود اون پر تو ہی دے سے پڑہا کر
وہ بس کیا ضرورا اتنا پکارا

میں بندہ کروں کیا نذر خواجہ
درود بعید دیہونچا خدایا

مصطفےٰ کی رضا ہے خدا کی رضا
ہے خدا کی رضا مصطفےٰ کی رضا

پھر آدم صعوت نہ ہوتی کبھی
اوسمیں ہے تھے اصفی الاصفا کی رضا

چرخ چہارم پہ عیسیٰ نہ پائے شفا
گر نہوتی اوہیں اہل ودا کی رضا

انبیا کو مشرف کرے کا خدا
اسمیں ہے اشرف الانبیا کی رضا

انبیا کی کو حرمت نہ ہوتی کبھی
گر نہ ہوتے نبی الہدا کی رضا

روز اوّل اسے نہ کرتا خدا
گر نہ ہوتے شفیع الوریٰ کی رضا

بخشے کس طرح دے عاصیکو رب العلا
گر نہ ہو اہل یوم الجزا کی رضا

روز مشیت کا حیا کریں مصطفےٰ
جو خدا کی رضا جو خدا کی رضا

گر خدا ہم طاقت ہائی کرے
اپنے چاہے سے کچھ ہو تو ہوئی انکی رضا

مصطفیٰ کی رضا خدا کی رضا
ہو نا جب تک ہو اہل رضا کی رضا

کمترین بندہ ہو رضا میری کیا
جو میرے خواجہ دوسرا کی رضا

پیدا ہوا کوئی محمد سا
کس جا تھا کوئی محمد سا

ٹیپو تھین بھلا فرشتون نے
دیکھا تھا کوئی محمد سا

جس جا تک کوئی نہ پونہچا تھا
پہنچا تھا کوئی محمد سا

نبیوں نے بھی محمد تک
پایا تھا کوئی محمد سا

قالب جب ہر ایک مین پہنا تھا
پہنا تھا کوئی محمد سا

آدم جب خیال کرتے تھے
دیکھا تھا کوئی محمد سا

اعلایون بھی ہزارون تھے
اعلا تھا نہ کوئی محمد سا

خالق نے بڑا اپنانے کو
ڈھونڈا تھا کوئی محمد سا

رحمت کے خدا کے پانے کو
ٹھہرا تھا کوئی محمد سا

تجکو بھی بھلا خدا اسنے کہہ
سمجھا یا تھا کوئی محمد سا

خواجہ تھے وہ سب کے ای بندہ
کیسا تھا کوئی محمد سا

غبار خاک در مصطفیٰ ملے تھوڑا
غبار خاک در مصطفیٰ خدا وندا
غبار خاک در مصطفیٰ ہمین لادے

برائے دیدہ دل توتیا ملے تھوڑا
ہمین ہے درد تپ ہجر دوا ملے تھوڑا
تجھے کہین سے اگر ای صبا ملے تھوڑا

بہ وہ غبار ہے باد صبا قسم تیری
تیری قسم ہے میں کیا کیا کروں جلا جاتی
غبار خاک در مصطفا کہاں اے دل
غبار خاک رہ داربان خیر الخلق
کہاں غلاف مبارک کی کفن ملے مجکو
کجا پردہ والا کہ ہو مجھے پردہ
غبار خاک در مصطفےٰ چھپا دینا

اگر ملے تو ابھی ہو شفا ملے تھوڑا
بقدر مشت اگر تا صدا ملے تھوڑا
مگر ملے تو براہ خدا ملے تھوڑا
کروں دوائے دل مبتلا ملے تھوڑا
ترا کرم ہے اگر اے صبا ملے تھوڑا
یہ منہہ چھپانیکو یا رو ذرا ملے تھوڑا
کہ مرتے مرتے بھی مجکو مزا ملے تھوڑا

کمینہ بندہ ہوں کیا کیا کروں قسم حق کی
غبار خاک در مصطفےٰ ملے تھوڑا

نام سن لینے سے ہوتا ہی کلیجہ ٹھنڈا
خوب بر آئی تمنا تیری اے ماہ تمام
کان کو ہوتی ہے تسکین یہی نام سنے
نور وہ اور تجا موسی نے جو وہ دیکھا کتنا
واہ کیا ذکر محمد میں اثر پاتا ہوں
ماہ کو سینہ والا سے ہوئی تھی قربت
داغ سے سینہ والا تیرے قربان ہوئے نمین
آگ لگ جاتی ہے جب کوئی چلے دل والا
آگ نمرود کی گلشن کی ہوئی بہر خلیل
آگ لگ اٹھتی ہی اکبار قبیح کو بس

دیکھ لے روئے محمد تو ہو کتنا ٹھنڈا
راہ بر رہتا ہے ہر ماہ کا ہمسا ٹھنڈا
لطف والا ہے جو ہو جائے یہ دیدہ ٹھنڈا
دیکھ لے انکو تو ہو جائے وہ مسیحا ٹھنڈا
کان میں پہر سنے تو ہو جاتا ہے دل کیا ٹھنڈا
ماہ سے ہوتا ہی سینہ میرا کتنا ٹھنڈا
خوب تھے صد میں کیا ماہ کا سینہ ٹھنڈا
جان پاتا ہے وہیں مجکو سراپا ٹھنڈا
انکو چاہے ہے جو دوزخ ہی ہو گا ٹھنڈا
اہ مولود کا ہوتا ہے جو چرچا ٹھنڈا

روئے خواجہ سا نہ پایا ہے نہیں حق نے رچ
کو نسے رو سے ہو بندہ کا کلیجا ٹھنڈا

مصحف روئے احمد پڑھا حافظا — کیا کروں پڑھ کے قرآن بھلا حافظا
صاد صلی سے مجھکو تسلی نہیں - — صاد چشم نبی لا پتا نا حافظا
ہو سر لوح قرآن مبارک تجھے — مجھکو بس ہے جبہہ خیر الوری حافظا
فیض چشم محمد ہے بس ہے مجھے — اپنے قرآن مین آیا پتا حافظا
مردم چشم احمد سے کرونگا مین - — اپنا اپنا سا کچھہ حافظا حافظا
مدح بسم اللہ دیکھینگے ہم بارہا — مدح ابرو تو ہے دیکھتا حافظا
لازم زلف احمد سے ہے مدعا — لام گر ہے تو ہے قافیہ حافظا
فتح کسر انکی ابرو وہ لب ہوں مجھے — اوسمین زیر و زبر دہ کی حافظا
مجھکو تشدید دندان احمد ہے بتا — ہے قرائین تیرے تو لا حافظا
ٹھیر صبح جمال محمد کی جا — صبح جا پر نہ ٹھہر تو کیا حافظا

بندۂ کمترین سے چھپا نا نہ تو
مصحت روئے خواجہ ذرا حافظا

زراہ لطف و کرم اے صبا ذرا گذرا — جناب روح مبارک پہ فاتحہ گذرا
ملانہ اونکی نظر و ن سے اس غریب کی نظر — ہے قطر بندۂ مسکین اوسے صبا گذرا
صبا خدا کے لئے وہ صبا خدا کیلئے — جناب روح مبارک پہ فاتحہ گذرا
وہ لطف کرکے یہ تحفہ درود اطہر کا — خلوص دل سے حضور مین کہہ بصدق صفا
پھر عرض کرکے صبا سر کو رکھہ سجدہ مین — کمال زاری سے رو کر یہ التجا گذرا

ہوگا نہ ہے تنہا کوئی تمسا مرے لیے
ہوگا نہ ہے تنہا کوئی تمسا محمدا

حجرہ مین تمسے ذات الٰہی نہ چھپ سکی
یہان سب مجھسے کیون ہوا نہین برا محمدا

دردیکھین وہ نہین کہ بچیون انہی درد سے
گر تم نہ دو دوائے تو دردا محمدا

ہندی مجھے بناکے بنے تم عرب تو خبر
پر وہ بھی کچھ رہا نہین الا محمدا

کیا آرزو برائے کہ ہو مجھکو آرزو
کچھ آرزو ہی نہین اللہ محمدا

سب کے لئے تمہاری سوا ہیچ کوئی نہین
میرے لئے خدا ہو تو اچھا محمدا

سنتا ہون تم بجز کہے سنتے ہو سبکا حال
سچ ہے تو مین بھی کچھ نہین کہتا محمدا

مطلب کو اپنی دلکی تمہارے سنے بغیر
کہتا ہون مین کوئی نہین سنتا محمدا

خواجہ ہو تم بھلے رہو بندہ کی حقیقت سب
گر مین برا ہوا تو ہوا کیا محمدا ۔

کوئی کوچہ نبی کا بتا دو رقربان ہونگا
مجھے کوئی نبی سے ملا دو رے قربان ہونگا

میرے احمد کو جس سے محبت ہو کیسا ہی ہو
مجھے ویسا ہی کوئی بنا دو رقربان ہونگا

میرے احمد کو باتین جو بھاتی ہین سنی والو
مجھے کوئی وہ باتین سنا دو رقربان ہونگا

دروالا یہ احمد کے لیا کر صدقے کرکے
مجھے سایہ مین انکی چھپا دو رے قربان ہونگا

کوئی راہ مدینہ کی اتنے سو ماٹی لاکر۔
میرے آنکھون کو کوئی لگا دو رے قربان ہونگا

راہ والا مین کوئی ترم سے جا چھپ لگو
مجھے ماٹی بناکے بچھا دو رقربان ہوگا

میرے بے دست و پا جو ہاتھ ہی آنحضرت کو
کسی حیلے سے کوئی سنا دو رقربان ہوگا

کوئی کانٹا مدینہ کے صحرا سے جا کر لاکر۔
میرے چاک جگر کو سلا دو رے قربان ہوگا۔

جسے خواہش خدا سے ہو ملنے کی جا کر مل لو

میرے خواجہ سے کوئی ملا دے اور قربان ہونگا

زبان رکھتا ہوں گر پوچھو تو کیا کیا کہہ نہیں سکتا
مگر محبوب سبحانی کا رتبہ کہہ نہیں سکتا

محمد میں علی ہیں اونمیں جو دہ ہے مجھ سے اوسکا
بجا کہتا نہیں آتا تو بیجا کہہ نہیں سکتا

علی سیرت حسن ثانی جو حضرت کا لقب ٹھہرا
سبب اوسکا کوئی پوچھے تو یوں تھا کہہ نہیں سکتا

علی حضرت کے جد ہیں اور علی کے جد نہیں ہیں یہ
میں کیا ہوں کہ اون کو اون سے اچھا کہہ نہیں سکتا

خدا میں اور ان میں بھی دوئی سے کیا ٹھہرا جو میں بولوں
کہ یوں وہ وہ یکتا یوں ہوکر جو ٹھہرا کہہ نہیں سکتا

حقیقت انکی حق جانے کہ حق ہے یا کہ ناحق ہے
یہ پیر حق ہیں جیسے ہیں میں ویسا کہہ نہیں سکتا

عجب ہے اونکا نقشہ بھی کیا ونکو بار ہا میں نے
ہزاروں وہب ہیں قدم کیا ان کو دیکھا کہہ نہیں سکتا

اگر عرش بریں بھی ہے و گر کعبہ بھی اونچا ہے
مگر میں اونکی کہہ ہے اوسکو اونچا کہہ نہیں سکتا

یہ میرے دائمن جیسے ہیں ان میں نہیں ویسا کوئی کہتی
ارے یارو یہ جیسے ہیں میں ویسا کہہ نہیں سکتا

کوئی احسان کرلے انتہا اونکا وصف گر کہہ دے
میری خواہش میں جتنا ہے ورق میں اتنا کہہ نہیں سکتا

خدا ہیں یا ہیں محبوب خدا خواجہ ہیں بندے ہیں
مگر میں اونکا بندہ اونکو بندہ کہہ نہیں سکتا۔

مدت سے ہے التجا خدایا
حاصل ہو یہ مدعا خدایا

دل کہیں آ پڑے بر آوے
مل لے کہیں مصطفےٰ خدایا

دم بھر نہ رہیں جدا خدایا
ملکر رہیں مصطفےٰ خدایا

صدقہ ہے جناب پنجتن کے
مقبول ہو یہ دعا خدایا

دردی کو ملے دوا خدایا
حاصل ہو اوسے شفا خدایا

صحت رہے اوسکو تا بہ محشر
یعنی ملے مصطفےٰ خدایا

قاصد کو ہے عذر یا خدایا
جا سکتی نہیں صبا خدایا

ہر طرح سے لاعلاج ہیں ہم۔
خود آ ملے مصطفےٰ خدایا

بندے ہوے ہم تو کیا خدایا — کچھ غور کر اپنے جا خدایا
تو پاس رہے ہمیشہ اپنے — اور ہم رہے دور دا خدایا

خواجہ سے رہے تدا نہ بندہ
حاصل ہو یہ مدعا خدایا ہ

پہر خدا کرونگا دوائے وا احمدا — جائے کہان یہ روسیاہ واوای احمدا
کسکے بہروسہ کیا کہین آپ جیتا نہین — کس سے کہین کہ دو پتا وائے دائے احمدا
کوئی نہین خدای مین اسکے سوا بہلا — کس سے ہی کوئی داد خواہ واوائے احمدا
کسکا ہو بیکسی مین کون انکے غمخوار کیجئے — کس سے ہی یہان یہ کسکو راہ واوای احمدا
چاہ دفن ہے پایا ہان غم و قہر نصیب ہو — یوسف دل کو اونسی چاہ واوائے احمدا
کس سے کہین کہ بخش دو آپکو خیال ہے — حد سی زیادہ ہی گناہ واوائے احمدا
دل کی مرض کی تو خبر زود وا طبیب ہو — کبتک کرین جو آہ واوائے احمدا
غیر در جناب ہان کوئی جیکا نہین نہین — کونون مکان ہے دستگاہ واوائے احمدا
یہان سے جا قبر مین وہان سے جا حشر مین — کس کا ہو کاروان تباہ واوای احمدا

بندہ سے لیکر تا خدا راست راستہ لیکر
اسکو نہین کسیکی چاہ واوائے احمدا

مین نہ جانا تہا کہ قاصد بیوفا ہو جائیگا — صورت احمد کا وہ بہی مبتلا ہو جائیگا
گر نہ لینگے قاصدا احمد تیرے دلکی خبر — تم بہی سنو گی جو چرچا جابجا ہو جائیگا
مصطفائی کچھ مسیحائی نہین ہے ای مسیح — یون اگر ہوگا تو ہر ایک مصطفا ہو جائیگا

کونسی صورت ہے یارب مصطفی خود آئے

مین تو جاہوں دلکو دل احمد کو جا ہی قاصدا

سر جھکا دونگا مدینہ کیطرف اے قاصدا

گھر رہینگے مصطفی اول مین جا ورنہ خبر

کوچہ احمد سے گر قاصد نہ لیگا تو خبر

دوجہان کو ہیچ ہی سمجھینگے سوا احمد کے

جا سکے قاصد اگر یان فیصلا ہو جائیگا

دیکھنا دم بھر مین قصہ جا بجا ہو جائیگا

گھر مین بندہ ہون جو دادا ہو جائیگا

گھر اونکا ہے ہر ایک کا خانہ جا بجا

ہم تڑپ کر جائینگے خود او رکیا

سب اہل یہیں سو رہینگے ایک مزا ہو جائیگا

سو کہا ہے مین اگر جاہون تو قاصد بہیجدون

پہر یہ دن اونکو بندہ دوسرا ہو جائیگا

محمد کی خبر لا جا ذرا جا آ

سنین جسبجا محمد عرض میری

صبا قربان شوم ناصد رعالم

گل گلزار عالم کیطرف ہے

خدارا اوڑ مدینہ کے کبوتر

نسیم کوچہ احمد خدا را

غبار خاک درگاہ محمد

تجہکو سوگند اس مسجد کی

خدا کے واسطے سنگ مدینہ

کدہر عرضی لکھون مین سوے احمد

خدا کیواسطے او صبا جا آ

صبا اوس جا پہ جا کے مصطفی آ جا آ

میری عرضی ذرا پہونچا کے جا آ

لے آ باد صبا اوس کا پتا جا

ذرا اپنی صبا مجھکو سنا جا آ

ہمارے غنچۂ دل کو کھلا جا آ

ہماری لاش عریان کو چھپا جا آ

سحر دم عاصیونکو بھی جگا جا آ

بہر صورت مجھے صورت دکھا جا آ۔

صبا گر ہو سکے مجھ کو اوڑا جا آ

صبا قاصد کا کدہر جاون۔

تو بندہ ہے تو خواجہ تک چلا جا

جسکا حق تابع ہوا وہ اعلیٰ رتبہ کون ہوگا
وہ محمد ہی ہمارے اور انسان کون ہوگا

کون ہے وہ جس پر سکا جان جاں نکو بھی نہیں ہے
وہ ہمارے مصطفے ہیں اون سکا کون ہوگا

وہ جہاں میں رحمت العلمین کہتے ہیں جسکو
وہ شفیع المذنبین ہیں انکے جا کون ہوگا

تہا جو آدمی کون جسنے پا گیا ہی علم معنی
وہ رسول حق ہیں ایسا اور دانا کون ہوگا

روز ازل سے خدا نے صدقہ کل کسکو کیا ہے
مصطفے ہی صدقہ کل ہیں پس انسان کون ہوگا

کون ہے وہ جسکو حق نے سب سے بالاتر کیا ہے
صاحب لولاک ہیں وہ انسے بالا کون ہوگا

انبیا ملجا و ماوا اُس کو اپنا جانتے ہیں
مثل احمد دوسرا ملجا و ماوا کون ہوگا

کلیات آزل سے قبضۂ قدرت میں کسکے
جز محمد اوس بڑی رتبہ کو زیبا کون ہوگا

سب سے اعلا تر کیا ہی کسکو حق نے کون جانے
وہ ہمارے ہیں نبی ہیں اونسے اعلا کون ہوگا

کون ہوگا عاشق معشوق حق کا سب سے اچھا
وہ احمد ہو جکم اب انسے اچھا کون ہوگا

اسکو حق نے خواجہ ہر دو سرا ٹہرا دیا ہے
اون سے کچھ وقف ہے بندہ اور خواجہ کون ہوگا

کوئی کوئے احمد سے آیا تو ہوتا
ہمارے پیمبر کا سُنا یا تو ہوتا

کبوتر بتا دل پر اپنے کو دم بھر
ہوائے نبی کچھ اوڑایا تو ہوتا

مدینہ کے گلیوں میں دیوار و در پر
میرا کوئی نقش کھچایا تو ہوتا

بگولے سے میں اوٹھ یہہ منگتا مجھکو
مدینہ کی جانب اوڑایا تو ہوتا

غبار رہ مصطفے ابھی نہ آیا
بھلا مجکو سرمہ لگایا تو ہوتا

مدینہ کی جانب سے آئینہ آتا
مجھے میری صورت دکھایا تو ہوتا

ہوا کس پہ عاشق خدائے معظم
کوئی اوسکا نقشہ دیکھا یا تو ہوتا

ہمین نور ہین کرتے فرشتو۔
بھلا جسم احمدؐ کو سایہ تو ہوتا۔

نہ بہتا بہانے سے مین سوئے احمدؐ
مگر مجکو آنسو بہایا تو ہوتا۔

دلا خواب مین غفلت کچہہ دیکھہ لینا
تو اپنی کو چل پھر سولایا تو ہوتا۔

لیاقت ہے نہین مجہہ مین اپنے پر خواجہ
مین بندہ تمہارا کہایا تو ہوتا ٭٭

شب معراج حضرت نے عمامہ سجا ہوگا
قمیص اوس جسم پر وہ اوس مین کیا پہنا ہوگا

وہ پٹہ کا اوس کمر پر چست ہو لٹ پٹا ہوگا
غرض سب ملکے مین قرآن عجب نقشہ بنا ہوگا

وہ آنکہین اوسمین سرمہ بھی دیا ہوگا محمدؐ نے
وہ ریش اور اوسمین لیف شانہ بھی کیا ہوگا محمدؐ نے

وہان جانیکو کیا کیا سمجہہ لینا ہوگا محمدؐ نے
غرض جیسے اونہین دیکھا اوسی کیا کیا دیکھنا ہوگا

خوشی چہرے انور پر سرخ آگئے ہو گئے
حقیقت صورت اونہو نے اپنی پا گیا ہوگا

وہ رونق ذات رونق پر پٹرا چہا ہو گئے
خدایا وہ جو نقشہ تہا وہ پھر کیا ہوا ہوگا

سجا ٹہاٹ کرکے جب حجرہ سے باہر ہو گئے
اودہر وہ غل ہوا ہوگا ارے ہر کو ارے ہر کو

اودہر ہے غل ہوا ہوگا ارے ہر کو ارے ہر کو
خدا ہی اونکی پہونچنے تک کہین سے دیکھتا ہوگا

اودہر مسجد پر وہ جانب کا روانہ اوسمین براق ہوگا
پھر ملک اوسکی نشست آنگی کبہی یان کبہی وہان

ارادہ بھی دیا ہوگا قسم کہکر کہون حق کی
درود اوسوقت حضرت پر خدا ہی پڑہ رہا ہوگا

وہان عرش پر جب تشریف فرما ہو ہونگے
قسم ہے پر نہین ایک جلوہ افزائی ہوا ہوگا

سلامی وہان سلو اوترا تی ہی پہونچا ہو ہوگا
آپ آگے ہم نہین جاتے فرشتے نے کہا ہوگا

خدا سے اونکو جو قربت ہوئی ہوگی خدا جانے
ستہارا وہ کوئی حقیقت کو تیرے کیا جانے

مگر سوجھی وہی لیکن جو قربت کا مزا جانے
وہاں کیا کیا ہوا ہوگا جہاں کچھ وہ اٹھا ہوگا

غرض سنتے ہیں ہم بھی آن اترے تب یہاں ہونگے
یہاں نے اپنا تے تو اغلب تھی وہاں ہونگے

ہانپر ہمسے حضرت کو ند کہا پھر گیا ہوگا
خدا یا کیا ہوئے ہیں ہم ہمیں کیا کیا ہوا ہوگا

اگر ہم بھی سواریمیں آ ہوتے تو کیا ہوتا
تحمل گھٹ گیا ہوتا نہ ہمسے بر گیا ہوتا

گر وحدت عاصی تھا پیچھے ہو رہا ہوتا
مگر ہمراہ رہنے کا وہاں وعدہ کیا ہوگا

اگر قسمت بھلی ہوتی تو اُسیوقت ہوتے ہم
چلو اب بھی ہیں حضرات کچھ نہیں ہے غم

محمد کہکے ہم حسرت سے کرتے ہیں آنکھیں نم
خدا بھی سنکے وہ نام کو بس چومتا ہوگا

خیال آیا تو یوں ہی پکٹ یا بندہ سو یار گو
غرض راہ جسم سے یہ لازم ہے تو آپکی کہ

کہو اوسے خواجۂ عالم سے جا کر تم حفاظت سے
تمہارا کمترین بندہ تو ہی چلگیا ہوگا۔

ہم یہاں سے ہل نہ سکے وائے صبا
تو مدینہ میں پھرے ہائے صبا

دفن ہو جاؤں ابھی وائے نصیب
خاک اوس در کی اگر لائے صبا

یا نبی ہم کو نہ لیجائے اگر
تو بھی اوس سمت نہ بر پائے صبا

ہم ابھی خاک نہیں شوق سے وائے
تو اگر دوش پہ لیجائے صبا

چشم کو فرش کریں راہ میں ہم
یہ مدینہ سے اگر آئے صبا

کوئی احمد میں ہمیں جائے ہو
وائے صبا وائے صبا وائے صبا

ہم تو حسرت سے نہیں خاک نصیب
کیا مزا ہے کہ نہ پہونچائے صبا

مجکو سوگند ہے مشتاق بغیر
تو مدینہ کو اگر جائے صبا

ہم مدینہ سے رہیں حیف بعید
ہائے صبا ہائے صبا ہائے صبا

کوئی ایسا ہو کہ پہونچائے ہمیں
تا نہ پھر دیکھ کے اترائے صبا

در پہ خواجہ کے پہرے وائے نصیب
اوسکے بندہ سے نہ شرمائی صبا

گر حسن نبی کا دیکہہ حالا
زلف نبی کا ہی کو سودا
دل کیون نہ ہو مصطفےٰ پہ قربان
ہان آتش فرقت نبی مین
جالی نہین روضیۂ نبی کے
گر نرم نبی مین کام آوے
تصویر نبی کچھی تو دیکھو
گھر دو غم آل نبی مین
عیسی کے منادی ہو عجب کیا
مین صفحۂ دل پہ لکھ لیا ہون

موںہہ پہ پڑے مہر کا اوجالا
کیونکر نہ ہو شب کا رنگ کالا
مین اوسے لون لعل مین پالا
ہے قطرہ اشک مجھکو چھالا
ہے ماہی دل کو بیکچینا لا
دل شیشہ ہو دیدہ پیالا
ہوگے مہہ و مہر مثل حالا
گریہ کرے ابر رعد نالا
اوسکو جی مین جالی وردوالا
مولود شریف کا رسالا

ہوئی ہو سو ہو خدا کی مرضی
خواجہ کا ہون بندہ لامحالا

ایسے اوسکو خدا کب تہا بلانیوالا
انکی امت کو نبیون نے بہت سمجھایا ہے
یون جبرئیل انہین کچہ آکے سکھاتے جاتے
قاصد اونکی خبر پہر مجھے کیا ہو معلوم

ان سوا کوئی تہا عرش پہ جانیوالا
کیونکہ اونکی نہ تہا اونمین اٹھانیوالا
وان تہا نہ کوئی اونکا سکھانیوالا
جانیوالے ہین یہ کوئی نہین آنیوالا

میں امید انہی سے رکھتا ہوں ہے یہ برلاوین
انکو دیکھو مجھے دکھہ جاکے دکھلانیوالا

گر نہ باور ہو تو آدم سے ذرا پچھوا لو
تھا کوئی حق کے اوگھڑیکو بلانیوالا -

رحمت عالمیان انکے سوا ہان یارو
انبیاؤ نہین نہ تھا کوئی تہا آنیوالا

بعد تسلیم قدمبوسی کورنش سجدہ
جا کھڑا انسے اگر ہے کوئی آنیوالا

حسب خواہش میری ہر طرح حبیب اللہ
یا نبی کوئی نہین مجھکو سرانیوالا -

بدنوشتی کو میری خواجہ ہی سہتی سامنے
ہان نہین کوئی نہین کوئی مٹانیوالا

انکو کس منہہ سے نہ خواجہ کہوں مجھہ بندہ کا
ان سوا کوئی نہ تہا ہستی مین لانیوالا -

بندہ سے اگر پوچھو تو کیا ہو نہین سکتا
پر وصف محمدؐ کا ادا ہو نہین سکتا

ہونیکو تو ہوتا ہے نہین وصف محمدؐ
ہوتا ہی تو اتنا کہ ادا ہو نہین سکتا

ہو وصف محمدؐ تو کرون وصف محمدؐ
ہوتا نہین کس اسکے سوا ہو نہین سکتا

ہوتا نہین جیسا کہ بڑا کوئی خدا سے
ویسا ہی کوئی انسے بڑا ہو نہین سکتا

کیا وصف محمدؐ سے کوئی عہدہ بڑا ہو
نبیون مین کوئی عہدہ بڑا ہو نہین سکتا

ادہر قبر سینہ احمدؐ کے سوا ہان
کوئی نجدا پردہ کشا ہو نہین سکتا

پہونچے نہ اگر گلشن توصیف نبی مین
یان بلبل دل نغمہ سرا ہو نہین سکتا

جبتک نہ چہکین ذائقہ وہ حب صبا لذت
رحمت کے شجر مین یہ مزا ہو نہین سکتا

جبتک نہ مدینہ کی ہوا پائے جو ہو
یہ مرغ کبھی قبلہ نما ہو نہین سکتا

جو وصف حقیقی ہے رسول عربی کا
یان حمد الہی سے جدا ہو نہین سکتا

جبتک نہ ہو اوس خواجہ سے آدم کو سر رشتہ

اے آدمیو بندہ پیدا ہو نہیں سکتا

تمسا کوئی عمدہ دوسرا ہو نہیں سکتا — اوسکے لئے شبیہ تو پھر خدا ہو نہیں سکتا

حضرت کے سوا عاشق و معشوق بنا کے — ایسا تو خدا سے بخدا ہو نہیں سکتا

اے لائق معشوقی حق سمجھو کہ تم ہیں — کیا ہی کہ خدا تم سے جدا ہو نہیں سکتا

یہ دل و دماغ کہ اگر تم ہو اس میں — بے شبہ ملکین جل و علا ہو نہیں سکتا

اے راز خدا تم یہ کہا ہی گیا باعث — کیون دل کی طرح قبلہ نما ہو نہیں سکتا

مختار و مجبوری کا اندازہ تمہارا — تحقیق وہ ادا ہی نہیو لسے ادا ہو نہیں سکتا

دل چاہے سو ہوتا نہیں اے مخزن اسرار — یہ کسکا معما ہے کہ ادا ہو نہیں سکتا

تماشی کی جو محشر پہ الٰہی تمنے بہلائی — کیا تجھے یہان اوسکا ہوا ہو نہیں سکتا

جو چاہو سو کر سکتے ہو اے قبلہ کونین — گر چاہو بہلا تم تو برا ہو نہیں سکتا

حضرت کے سوا بندہ کے بخشانیکو خواجہ
حضرت سے کوئی عہدہ بڑا ہو نہیں سکتا

محمدؐ نہ ہوتے تو کیا کیا نہ ہوتا — جو ہونا تھا پنہاں میں پیدا نہ ہوتا

نہ ہوتے محمدؐ تو ہونیکا ہوتا شر — ولیکن کچھ ادا کہ گویا نہ ہوتا

نہ ہوتا خدا یہ تو کیونکر کہوں میں — مگر ظاہر آگے ہے کہ ایسا نہ ہوتا

لیکن ایسے کی چاہے تو یہ بھی نہ ہوتا — خدا کو خدا پن بھی زیبا نہ ہوتا

ہوئے وہ کے ہونے سے یہ کچھ اوجالا — خدا جانے کیا ہو کے پھر کیا نہ ہوتا

محمدؐ اپنی قسم کہا کے کہتا ہوں یارو — کوئی اپنا جیو تماشا نہ ہوتا

خدا اپنی قدرت کا خود محو رہتا — خدا جانے اور کچھ ہی ہوتا یا نہ ہوتا

ادہر ادہر رہتا ادہر بھی رہتے
خدا اپنا مخفی خدائی مین رہتا
محمدؐ سوا دونو عالم کا نقشا

خدا کا کوئی حکم اچھا نہوتا
نہ اُنکا خدائی مین شہرا نہوتا
کچھہ اچھا نہوتا کچھہ اچھا نہوتا

خدا کی قسم گر وہ خواجہ نہوتے
انھی کی قسم ہے یہ بندہ نہوتا

یا نبی کیا کہے کوئی کہ خدا بخشے گا
یا نبی تم جسے بخشا وہ خدا آرمان سے
یون تو سنتے ہین کہ بخشیگا خدا بر قبیلہ
یا نبی تم ہمین بخشو کے فراغت پالین
یا نبی ہمکو یقین ہے خدا کی سوگند
یا نبی اپنی حمایت کو ذرا غور کرو
یا نبی خواہش دل ہے کہ پکارین عاصی
یا نبی سوچئے بخشیگا خدا عاصی کو
بخشش حق کے سوا امت عاصی کہان
یا نبی امت عاصی کو بھروسا ہے ایک

تم نہ بخشوگے جبھی وہ اوسکو کیا بخشیگا
وہ برا ہے اوسے کرکے بھلا بخشیگا
کیا خبر ہمکو نہ بخشیگا یا بخشیگا۔
کوئی بخشیگا تو کچھہ دیکے سزا بخشیگا
تم نہ بخشوگے تو ہرگز خدا نبخشیگا۔
جیسا تم بخشوگے ویسا کوئی کیا بخشیگا
ہم نہ ہونگے تو کسی جل وعلا بخشیگا۔
تم نہ چاہو تو وہ کس منہ سے بھلا بخشیگا
فخر یہ ہے کہ شہ ہر دو سرا بخشیگا
دو کی مرضی سے نہ کہ رب بلا بخشیگا

یون تو بخشیگا خدا اپنی خدائی کے خبر
بندہ خواجہ عالم کو خدا بخشے گا

آئینہ حق تک ہمین کس روسی ہو یارا
ای رحمت حق دل بہت آلودہ غم ہے

بگذار کہ در روے تو بینیم خدا را
خورسند کن نگاہی کہ دل غم عبد ما را

ہر چند کہیں لائق بخشش نہیں لیکن
دم مارتے ہی کھولی انہیں کا جو مرقوم
موسیٰ بھی محمد کو اگر دیکھیں تو کہدیں
ظاہر ہیں جو رخسار سے ہیں دو رخ لیکن ما
لاریب تصدق کریں خورشید کو عیسیٰ
جبتک نہ ملو آپ نظر ہونے سے محمد
قربان ہو یہ اوس سینہ پہ ہی آرزو ماہ
یہاں چشم و دل و جان سر افرش ہیں احمد

سا ہان چہ عجب گر بنوازند گدارا
خاصیت عشقی ست و غم باد صبا را
اے شمع تو آتش زدہ پروانہ ما را
القاب علی با یک لیلاً و نہارا
از عارض اگر بکلنی زلف دوتا را
در حضرت سلطان کہ دہد بار گدا را
از بہر خدا چیست کمین بند خیارا
حیف است کہ بر خاک ہمین آن کف پارا

یاں گلشن کونین میں خیر خواجہ کونین
کس نیست کہ آبے دہد این گیاہ را

مجھے ملجائے شاہ مصطفیٰ
ہوا ٹھا روزا دل کون حامی
شفیع عاصیاں کس سمت کونین
مجھے نامہ کی جا پہونچا نبی تک
سنا ہوں مصطفیٰ نزدیک تر ہین
نہیں پہنچا دل بیمار قاصد
اے قاصد یہاں ہین جان لب ہین
نبی ملجائے یارب کرکے نیت
کہیں آئے ہیں شاہ بطحا ہو لے

ہماری عرض پہونچا قاصدا آ
ذرا لا قاصدا اوس کا پتا آ
خدارا قاصدا اوس سمت جا آ
خدا کے واسطے قاصدا اوس سمت درا آ
کہدن ہے قاصدا مجھکو بتا آ
ذرا احمد سے ہنسکی خاک لا آ
محمد کو سنا جا دوڑتا آ
چلا جا آنکھ موجا قاصدا آ
خدارا قاصدا جا پیشوا آ

اگر قاصد نہین جاتا تو مجھکو -   نبی تک تو اوڑا لیجا صبا آ -

کوئی کہدے کہ بندہ جاں بلب ہے
ذرا اے خواجۂ ہر دو سرا آ

سنو یا رسول خدا استغاثا   غریبونکا ہے کچھ سنا یا استغاثا
شفاعت بھلا کس سے ہو قبلہ مین   کرین کس سے عاصی بھلا استغاثا
زراہ ترنم بلو ہم سے احمدؐ   کدھر ہم کہان تم کجا استغاثا
گناہون سے بچلون تو یون ہو مستغاثے   محمدؐ یہی ہے مرا استغاثا
ہمارے رہو تو تم تمہارے رہین ہم   نہین کچھ ہمارا تیرا استغاثا
شفیع اور اکس سے جاہین یہ عاصی   خدا کے لئے پھر بھلا استغاثا
قرین ہو تو سنتے رہو یا محمدؐ   مین کرتا رہون اپنی جا استغاثا
میرے دلکے مقصد برلا و قبلہ   نہین کچھ میرا اس سوا استغاثا
سنا ہون کہ سنتے ہو تم یا محمدؐ   نہ سنتے تو کچھ بھی نہ تھا استغاثا
بھلا ہو شفیع اور اعاصیونکا   کرین یہ سنو تم ذرا استغاثا

مین بندہ ہون تم خواجۂ دوسرا ہو
سنو یا رسول خدا استغاثا

حب خیال آپکا اللہ کو آیا ہوگا   پہلے نقشہ کو تصور مین جمایا ہوگا
احمد اپھر جو بنایا سو بنایا ہوگا -

آپ گل ایسا کہان تہا کہ بناوہ قالب   جسمین جان پڑتی ہی مطلوب خود طالب
سیدا اپنے اوس رمز کو پایا ہوگا

کہتے ہین حسن مبارک بخدا وہ ہی کہ بس — اگر یہ سچ ہی تو زیادہ کسی پہر ہوویگے
جسنے پایا تمہین اپنے کو بلایا ہوگا

یہ جو کہتے ہین کہ ہین نور خدا ذات نبی — سمجھہ غلط ہوگا کہ تکلیف کو وہ ذات نبی
ہان وہ کچھہ حضرت موسیٰ پہ چلایا ہوگا

شہرہ تمام ہی معراج مین حق الیہ چھپا — کیا تماشا ہی کہ سب کچھہ نہ ہوا کچھہ نہوا
پہر خدا آپ مین اپنے کو چھپایا ہوگا

آپ جو عاشق و معشوق نہی جانیگے — اسکے معنے بخدا مجھکو سمجھا دیجیے
وہ تیرا عشق نے پہر کیسے اڑایا ہوگا

کیونکر آئینہ اللہ ہوی آپکی ذات — شغل حیرت ہی خدا سے یہ بہلا کوئی بات
دیکہا اپنے کو تو کیا آپ کو پایا ہوگا

گیسو گرد الکو بنادین ہین حیرت کا محل — کیونکہ حضرتؐ کے غلاموں کی ہی ضرب المثل
سمجھہ کبہی کوئی تو اس گہر مین در آیا ہوگا

ایسے امی کے تمہین نام الف یاد نتہا — معنی علم لدنی سے جو کچھہ جیت سکا
یہ نیا علم تمہین کسنے پڑہایا ہوگا۔

عین اقرب کا اشارہ تو کیا غرض کرین — پر بظاہر کہو بالفرض کسی فرض کرون
سیدا تمنی تو سب ذہن مین لایا ہوگا

بندہ ہین کی تو لیاقت نہین بندہ مین بجا — پر خدا کیلئے ای خواجہ ازل سے بندہ
کچھہ نہین ہی تو بہلا کچھہ تو کہایا ہوگا

کجا گل اور کجا وہ آوے والا — کجا سنبل کجا گیسوے والا

فقط گلدستۂ قدرت ہے احمدؐ
خدارا ماہ سے تشبیہ مت دو
یہ نوکے اشارہ کو تو دیکھو
مثال بے مثل سے فائدہ کیا
خدا کیواسطے کچھ دل میں سوچو
بڑا ہر ایک نبی کا ایک قابو
غرض ان کی صفت مجھسے نہ پوچھو
بہشت خاص یہ کہتے ہیں اویس
یہاں ہر چیز ہے سب کچھ میسر

یہ نسبت این و آنرا سوئے والا
کجا وہ اور رفع دلجوئی والا
کہ میگوید بہ بیں ابروئے والا
کجا عرق گلاب اور خوئی والا
کجا این بو کجا آن بوئے والا
کہ برتر بڑا اقا لوئے والا
دو عالم صدقہ ہر ایک موئے والا
کجا این گل کجا آن کوئے والا
مگر دل میکند ہا سوئے والا

ترا بندہ ہوں اے خواجہ خدارا
چھپا مت اپنا مجھسے روے والا

مصطفےٰ کو میں اگر پاؤں دلا
دل کبھی کہاؤں کبھی زلف بنوں
میں کبھی چھپ کے بنوں صاف رہوں
گاہے ابرو کا مجھے دھیان بندھے
آنکھ بنجاؤں کبھی آپ میں آپ
گاہ مژگان بنوں میں بجز نمط
نبی بنجاؤں کبھی آپ سے آپ
گاہ میں شمس بنوں گاہے قمر

پھر نہ اپنے میں کبھی آؤں دلا
گاہ میں اپنے میں پھر آؤں دلا
گاہ آئینہ ہی بنجاؤں دلا
گاہ میں اپنے میں خم کھاؤں دلا
گاہ اپنے میں نہ سماؤں دلا
تجھکو اون تیرو کے چھیدواؤں دلا
ایک شگوفہ میں کہلاؤں دلا
گاہ رخسار ہی کہلاؤں دلا

گاہے لب ہو کے بنوں غنچہ دہن
گاہے ہوتے ہوں کبھی دانت بنوں
گاہی سو گڑوں کبھی کہلجاؤں دلا
برق وش گاہے چمکجاؤں دلا

گاہ بندہ بنو خواجہ کے لیئے
گاہ پھر اپنے مین آجاؤں دلا۔

اے باد صبا ذرا اودہر آ
لے چل ہمین کوئی مصطفےٰ مین
اے قبلہ نما ذرا ادہر آ
ہمکو در مصطفےٰ انبا جا
قربان ہو نگین سنبھی پر سے تیرے
اے اشک نہ جا ذرا ادہر آ
جس سمت کو لے اور محمد
اے پیک صبا ذرا ادہر آ
جا کہنہ کوئی کہہ رہا ہی شاہان

از بہر خدا ذرا ادہر آ
ادہر آ ادہر آ ذرا ادہر آ
احسان ہے تیرا ذرا ادہر آ
ادہر آ ذرا ادہر آ۔
ادھر آ ادہر آ ذرا ادہر آ
اوس سمت بہا ذرا ادہر آ
ادھر آ ادہر آ ذرا ادہر آ
سن حال میرا ذرا ادہر آ
ادہر آ ادہر آ ذرا ادہر آ

اے خواجہ بندہ پر ذرا ادہر آ
ادہر آ ادہر آ ذرا ادہر آ۔

کچھہ سنی ہے تو بہر خدا مت چھپا
اے صبا تجہسے گر ہو تو نام خدا
گر مقام نبی کی خبر ہے تجہے
ہم سنے ہین ادہر آتی جاتی ہے تو

مصطفےٰ کی خبر اے صبا مت چھپا
ہم سے ذکر نبی مرتا وڑا مت چھپا
یا بتا یا تو ہم سے بتا مت چھپا
گر یہ سچ ہے تو جا جا کے آ مت چھپا

کوچہ احمدؐ کی تجھ کو قسم ای صبا
ہمسے کوچہ تو اونکا بہلا مت چھپا

اے صبا تجھ کو تیری ہوا کی قسم
مصطفےٰ سے ہمارے ہوا مت چھپا

تجھکو تیری قسم اے صبا مصطفےٰ
مل سکیں گر تو ہمسے ملا مت چھپا

تو نے جو جو سنی ہی نبی کی خبر
اے صبا ای صبا ای صبا مت چھپا

گر ملے ہو تو ہم کو ملا دے ذرا
ورنہ ہو ہمسے ملنے کی جا مت چھپا

تجھکو دکھتا ہے روح مصطفےٰ کا اگر
مت چھپا مت چھپا مت چھپا مت چھپا

اونکا بندہ ہوں میں میری خواجہ ہیں وہ
اون کو مجھ سے تو بہر خدا مت چھپا

مدینہ میں نہ جانو ہی ذرخیر الوری چھوٹا
بڑا اور اوس سے کسکا ہے کہ ہو وہ بہلا چھوٹا

بڑے تھی سب سے آدم گر یہ کہا تھی
کہو کسطرح ہوا وہ حبیب کبریا چھوٹا

ہو جب مصطفےٰ پیدا ہوے سب انبیا پیدا
نہ سمجھیں خواجہ عالم کو دیکھو انبیا چھوٹا

محمدؐ ورنہ یہ ٹھہری نبی سب ادنی کچھ ٹھہرے
وہ ایسے نہیں ٹھہری کبھی جاتو تم بڑا چھوٹا

تبھی خیر الوری ایسے کہ بنتی سب سے وہ چھوٹی
بڑا تہا جو صلہ اونکا بنا کیا خدا چھوٹا

نبی وہ لو سے حق کی بنی نقب سری اونکو
از لسے جو نبی ایسا وہ کس سے ہو بہلا چھوٹا

بلایا اونکو جب حق نے کہ محبوب خواجہ عالم
سنا ہوں عالم خلوت میں حجرہ ایک تہا چھوٹا

کہاں وہ قبہ والا کہاں وہ قبہ گردوں
بڑا وہ بن چکا کب کے یہ کب بن چکا چھوٹا

مجھے حیرت ہے اس دل کو خدا کا گھر جو کہتے ہیں
محمد وہ خدا کیسا کہ جسکا خانقاہ چھوٹا

بتا تحریر میں حجر سکے یہ ہر دو سرا یارب
کہاں حجرہ محمدؐ کا کہاں یہ دوسرا چھوٹا

دو عالم میں در خواجہ کو چھوٹا مت سمجھ بندا

ڈرا در اوس سے کس کا ہی کیہو بڑا چھوٹا

قدرت کسکی ایسی تھی کوئی ہو بونا
مظہر حق کا تھا کوئی ہوی سجس ہے
آدم کو بخشا دیتا کوئی تھا ایسا
حامی ہوتا جز دکل کوئی ایسا تہا
لات عزی کے گرنے سے تہین تمہو
خود بخشے اور بخشادی کسنے دیکھی تہی
یوسف کسکا پرتہ تہی کوئی سوچ کچھ
جا انکو اوس شب کوئی سمجھے کچھ
ضامن کسکے حرمت کا ہوا اب پاک
سر سے پانک حسن حق ہوا ایک پردا

عزت کسکی ایسی تھی کوئی بو لونا
صورت ایسی کسکی تھی کوئی بو لونا
خیرات کسکی ایسی تھی کوئی بو لونا
ہمت کسکی ایسی تھی کوئی بو لونا
شہرت کسکی ایسی تھی کوئی بو لونا
خصلت کسکی ایسی تھی کوئی بو لونا
طلعت کسکی ایسی تھی کوئی بو لونا
سرعت کسکی ایسی تھی کوئی بو لونا
حرمت کسکی ایسی تھی کوئی بو لونا
زینت کسکی ایسی تھی کوئی بو لونا

خواجہ تنتبانیون کا کہواے ہندہ
قدرت کسکی ایسی تھی کوئی بو لونا

کس منہ سے کرون ثنائے والا
اے عرش علا پہ جانیوالے
یوسف کا لقا کجا عزیزو
کچھ دل میں تو اپنے سوچ دیکھو
امت کے گناہ اوس پہ کہلتے
پردہ ہوے آنجناب جب تو

برتر زدہ لوائے والا
قربان سرمن بہائے والا
واللہ کجا لقائے والا
ان حسن خدانمائے والا
ہر کس کے سے بجائے والا
شد رحمت حق روائے والا

واللہ خدائی سب بنائے
از باعث ابتدائے والا

محشر کھلینگے عاصیون پر
کیفیت انتہائے والا

بہتون نے ہر ایک جا کے دیکھے
پوشیدہ نماند جانے والا

پہونچا نہیں بغیر حضرت
تا گوشۂ آن سرائے والا

میں بندۂ کمترین خواجہ
ہمسائے مز البقائے والا

تمہاری کلاج عزت کا بلند یکو لایا
کسی کے رفعت تری یہ تب کہاں پایا

سیہ چشمے کو سایہ کی لباس پہنایا
تمہارے رحمت عالی نبی امی رسول اللہ

پہنچتا اگر تو بنیا نور یرا اپنے کو سایہ
سیہ روئی کی خجلت سے حضور میں پہنچایا

ہوا ثابت تامل کہ فیض وصل ہی اپنے
تمہارے نور نورانی نے سایہ کو نہ ترسایا

رسول اللہ نہیں سایہ اگر تھا تو بھی اس کا
جب کہتے ہین رہے ہمہ رسول اللہ کا سایا

نہوتا ہم کو سایا فقط بالعکس عادت ہے
گو اوس حسن کے شعلہ سے شاید جل گیا سایا

کسکو کیا خبر سایا تمہیں تھا یا نہ تھا بین
تمہارے حسن کو پایا اوسی پہر کہا نظر آیا

نزاکت سے نبی تھے آپ بھر لطف معشوقی
قامت آپکی کیا تھی کہ ہوتا انکو سایا

کھلا کچھ حال سایہ کا جو کھلکے مصحف رخ بین
زبان ہی پر رکہا سوسن لیکن نہ پھرایا

نہیں ہے سایا کے بیش شک ہے خیر کہ خلق
خدائی اوسکی تہرائی تو سایا کر کا ٹھہرایا

نہیں سایہ سے کچھ مطلب ترے بندو نکو یا خواجہ
کفایت ہے انہیں تیرا نہیں سایہ کسکا ٹھہرایا

نکہے خدا کی قسم اسکے صبا ذرا پہونچا
مجھے خدا کیلیے تا بہ مصطفے پہونچا

بتنگ آیا ہون الٰہی اے صبا مجھکو — اوڑاکہ تا در محبوب کبریا پہونچا
جو عرض ہے میری لب پہ انہیں سکتے — تجھے مین سونپا ہون اپنی کولے صبا پہونچا
مین تیرے پرسے یہ اپنا سر نا کرون — اوڑا اوڑا مجھی پہونچا صبا اوڑا پہونچا
کرونگا خاک مدینہ کو اپنی خاک شفا — تو لیکے جب مجھے اوس سمت جا پہونچا
رہونگا مین تیرا ممنون بہت خدا کی قسم — تا در خیر الورا ذرا پہونچا ۔
کرونگا مین تیرے حق مین دعا صبا ذرا سن — مجھے خدا کیلیے تا بہ مدعا پہونچا
صبا مین اپنے کو قربان کرونگا تجھپہ پرے — میرے رسول خدا سی مجھی ذرا پہونچا
صبا خدا کیلئے او صبا خدا کے لئے — وہان ذرا مجھی پہونچا صبا ذرا پہونچا
جہان رسول خدا ہون صبا خدا کیلئے — صبا وہان مجھی پہونچا وہان صبا پہونچا

صبا خدا کیلئے تا بخواجہ کونین ۔
کمینہ بندہ ہون لجا صبا ذرا پہونچا

ہے کوئی لیکے ذرا جائے ہمارا نسخا — جا کے احمدؐ کو یہ دکھلائے ہمارا نسخا
اس مرض کی نہیں عیسیٰ نے دوا کے پائی — مصطفےٰ اسی کوئی لکھوائے ہمارا نسخا
مصطفےٰ چاہیں تو لکھا ہوا ہین ابہی — لے صبا اوڑ کے چلا آئے ہمارا نسخا
اسمین وہ بات نہین وائے مسیحا واللہ — گر یہ نسخہ ہے تو اوڑ جائے ہمارا نسخا
احمدا تمسے بھلا کون مرض ہے مخفی — طب مین حضرت کے نہو وا ہمارا نسخا
درد وہ ہے جو ہوی آ از بس کہ گرفتاری ہے — یا محمدؐ ہمین بلجائے ہمارا نسخا
در یہ احمدؐ ہی لکھا کاتب قدرت نے وہان — جسکو بادہ نہین لکھ لائے ہمارا نسخا
خاک وہ درگاہ نبی جسکو کہا کرتے ہین — اوسکی چٹکی تو ہی وائے ہمارا نسخا

مصطفیٰ اگر نہ لکھین کہین لکھوا دین گے
جز مدینے کی ملا ہی نہ سکے گا

کوئی عیسیٰ سے نہ لکھوائے ہمارا نسخا
پھر کوئی رہ جائے تو ہان پائے ہمارا نسخا

خواجۂ دوجہان رحم کرو بندہ پر
ملتجی ہیں ہمین ملجائے ہمارا نسخا

کیا کہون مدعا احمدا احمدا
دل کا مطلب میرا تمسے مخفی نہین
میری صورت سے مطلب ہے میرا عیان
میرا قصہ تو حضرت پہ ظاہر ہے سب
کیا غلامون سے حضرت کی نسبت مجھے
درد دلسے غریبون کے واقف ہو تم
کوئی والا سوا کوئی چاہے نہین
تمسے مقصد سیا ہون تو جاؤن کہان
یا نبی مین وظیفہ پڑھون کیا پڑھون
میرے دلکی خبر لو خدا کے لئے

احمدا احمدا احمدا احمد۔
سمجھے کچھ اپنی جا احمدا احمدا
مجھکو دیکھو ذرا احمدا احمدا۔
مین سنا ہون سو کیا احمدا احمدا
وہ ہے پہلے مین تیرا احمدا احمدا
بس والا ؤ دعا احمدا احمد۔ مو
کیا پھرون اپنی جا احمدا احمدا
کس سے چاہون بھلا احمدا احمدا
سیدا سیدا احمدا احمدا دو
از برائے خدا احمدا احمدا

تم ہو خواجہ مین ہون بندۂ کمترین
احمدا احمدا احمدا احمدا

ادا وصف محمد جو نہین ہوتا علیٰ ہذا
محمد بھی نبی ہین پر نہین اور انبیا جیسے
ہمارے مصطفیٰ وہ ہین کہ ہے انکو شرف سب پر

لکھا کرتا ہون وصف خاص کیا علیٰ ہذا
نہ سمجھے کوئی آنحضرت کو اور نسا علیٰ ہذا
نہین ویسے جو کوئی انکو ہے کہتا علیٰ ہذا

دو عالم اونکی باعث ہوا ہی بیشک
محمد جب ہوئے پیدا ہوا ارض و سما پیدا
جناب سرور والا کی ہر سب ذات سی ظاہر
رسول اللہ کے رتبہ سے رتبہ ہوا رتبہ
محمد اسے ہوا سب کچھہ نہ آدم ہی نہ حوا ہی
نبی آن سرور کونین آخر ہونیوالی ہی
خدا نے سب کو گر نور محمد سی بنایا ہی

تسلسل انبیا کا ہے بجا ہو گا علی ہذا
سوا اوسکے جو سُنی ہو تو ہونگے پیدا علی ہذا
نبوت کیا ولایت کیا شہادت کیا علی ہذا
یہ کیا ادنا یہ کیا اوسط یہ کیا اعلا علی ہذا
زمین کیا تھی زمان کیا پہلا کیا تھا علی ہذا
نبوت کا یہ صورت ہوا چرچا علی ہذا
تو ثابت ہی نبی موسی نبی عیسی علی ہذا

ادا ہو وصف خواجہ کا سو ممکن ہے
لکھا کرتا ہون وصف خاص لیکن کیا علی ہذا

یا نبی کیا تھا لڑک پن آپ کا
قدرت خالق کا تہا اوس سے عروج
ظاہر آگے کہنے کی یہ بھی بات ہے
چپ ہی جب مطلب سمجھنے کی ہی بات
سو چین گر آدم کے رو سے آپ کو
باعث لکنت ہی اے دل کیا کہین
انبیا کے حق مین اے ختم رسول
مبتدا ہونے یون نہین منظور ہے
کون پوچھے آپ سے ای صد گل
کوئی کچھہ کہتا ہے کوئی کچھہ غرض

ایک تماشا تھا لڑک پن آپ کا
تھا تو ایسا تھا لڑک پن آپ کا
کسنے دیکھا تھا لڑک پن آپ کا
ڈھب مین بڑا تھا لڑک پن آپ کا
ایک اچنبا ہے لڑک پن آپ کا
کیسا کیسا تھا لڑک پن آپ کا
ایک بڑھایا تھا لڑک پن آپ کا
کچھہ نہ بہیجا تھا لڑک پن آپ کا
کسکے جیسا تھا لڑک پن آپ کا
کیا نہ تھا کیا تھا لڑک پن آپ کا

الغرض اے خواجہ بندہ نواز
ایک تماشا تھا لڑکپن آپ کا ۔

اے رحمت حق ہے کوئی ہمارا
بلجائے اوسے سایۂ دیوار تمہارا

از راہ ترحم ہمین بخشوادے احمد
بخشا یا کہا نجائے گناہ گار تمہارا

مختار ہی کل فیض ہین ہے آپکی صلاح
کس روسے بھلا ہو کوئی مختار تمہارا

کی تمنے خدائی کی مدد صدر دو عالم
کسطرح بنے مددگار تمہارا

ایکدل سے تمہارا کوئی بندہ بنے ایکبار
سو دل سے ہین بندہ ہو سو بار تمہارا

بندہ کو اگر یار نہ ہو جائے عجب ہے
ای رحمت حق عالم ہے دربار تمہارا

اے آب تر و تازگی گلشن کونین
نکلے تو کہا نجائے بھلا خار تمہارا

اونکو حکومت سے مسیحا کو ہی ثابت
مختار نبی جا ہے تو لاچار تمہارا

ہے نور خدا چہرہ پر نور سے لامع
کس روسے نہو کوئی گرفتار تمہارا

یوسف سے چھپائے نہ کہ بات ذری سی
چرچا نہ ہوا تھا سر بازار تمہارا

تم ہی سے کہ ہوا اے خواجۂ کونین
ویسا ہی یہ بندہ ہے گناہ گار تمہارا

کرم فرماؤ یا عاجز نوازا
خدارا آؤ یا عاجز نوازا

تمہین اپنے سے ہم ڈہونڈہی کہانتک
تمہین بلجاؤ یا عاجز نوازا

ہمارے مقصد دل تک خدارا
ہمین پہونچا یا عاجز نوازا

اگر تم آنہین سکتے تو اچھا
ہمین بلواؤ یا عاجز نوازا

کفیل دوسرا ہو یا نہین ہو
تمہین فرماؤ یا عاجز نوازا

نہایت مختصر ہے عرض میری
سُنے ہین آپ کا نقشہ نیا ہے
تمہارے آسرے مین آے ہین ہم
تمہین لازم کہ ہم سے عاجزونکو
قسم ہے ایک صورت باندہ بیٹھو

ذرا سُن جاؤ یا عاجز نوازا
ذرا دکھلاؤ یا عاجز نوازا
ہمین بچواؤ یا عاجز نوازا
تمہین ڈہنڈاؤ یا عاجز نوازا
اگر ملجاؤ یا عاجز نوازا -

تمہین بندہ سے کیا پرواہی خواجہ
چلو بس یا عاجز نوازا

گر نہین ہے مصطفٰے اسے مدعا
تم کو ہم جانتے ہین یا نبی -
کیون نہ ہونگا عاصیونکو یا شفیع
عافو کس کو نہ ہوگا سوجہہ لو
ہو نہ کس و گدا کو صاحبو
وقت مشکل ہو تو از بہر خدا
کوئی بے حاجت نظر آتا نہین
تم سے پوشیدہ نہین ہے واضیب
تم اگر حامی ہو سے روز ازل
تم سے مخفی ہو تو ہم مانگے دعا

کسی کا یاد آوے خدا ہی مدعا
طرفہ ہی ہے مدعا سے مدعا
شافع روز جزا سی مدعا
رحمت جل و علا سے مدعا
صاحبو تاج و لوا سے مدعا
کب نہ ہو مشکل کشا سے مدعا
سبکو ہے حاجت روا سے مدعا
کیا بر آوے التجا سے مدعا
بس بر آیا ابتدا سے مدعا
بر نہین آتا دعا سے مدعا

کیون نہ ہوگا بندہ مسکین کا -
خواجہ ہر دو سرا سے مدعا

گر سمجھ ہے تو ہان مہربان ہے دغا ۔ ذکر احمدؐ سوا سب یہین ہے دغا

شوق دل سب کا ایکسان نہین صاحبو ۔ امتحان ہے دغا امتحان ہے دغا

گر دسینے مین داخل نہین ہے تو بس ۔ بہ زمین ہے دغا یہ زمان ہے دغا

بر سر آستان محمدؐ ہون سب ۔ اوس سے خارج جو ہو آستان ہے دغا

نام احمدؐ پہ جو جان تصدق نہو ۔ اوسکو جان مت سمجھ وہ جان ہے دغا

اونکے باعث سے ہستی کچھ سو نبد ہے ۔ گر نہ سمجھ تو غافل عیان ہے دغا

داغ عشق محمدؐ بجا ہے دلا ۔ اوس سوا جو نشان ہے نشان ہے دغا

مصطفےٰ کو سمجھے گمان دل مین ہین ۔ گر گمان ہے تو بیشک گمان ہے دغا

مصطفےٰ کے سوا مہربان نہین ۔ گر کوئی ہو تو ہو مہربان ہے دغا

یا محمدؐ بہلا کس زبان سے کہون ۔ راہ لے لئے ہین اسے ساربان ہے دغا

خواجہ دوسرا بیان جو نہین -
بندہ کمترین یہان ہے دغا

کوئی لا دے پیام مصطفا ۔ جان مین قربان بنا مصطفا

صاحبی سے کچھ مجھے مطلب نہین ۔ بس خدا کر دے غلام مصطفا

ہر دم دیدہ طلسم نور ہے ۔ کیا چھپا ہے فیض عام مصطفا

سب سے جاتا ہے جسے عرش علا ۔ ہمنے جانا اوس کو بام مصطفا

لاشک نہین کچھ شک کچھ نہین - ۔ ہے کلام حق کلام مصطفا

وا نہ کہتا تھا حق اونکو سلام ۔ حق بجا سب ہے سلام مصطفا

تو کیونکر بچے اسے مرغ دل ۔ قدرت حق ہے یہ دام مصطفا

دو جہان کے خوشقدرون کو وارے ۔۔۔ دل بقدر خوش خرام مصطفا
کس سے ہوتا دو جہان کا انتظام ۔۔۔ گر نہ ہوتا یہ اہتمام مصطفا۔
نور خالق جابجا گر ہو گیا ۔۔۔ کیا ہوا انتظام مصطفا۔

ہین بندہ وہ ہین خواجہ بس خدا
بس خدا اگر دے غلام مصطفا

ہون نہ کس رو سے مصطفی آقا ۔۔۔ ہے کوئی دوسرا بھلا آقا
جس کو آقا کرے خدا سب کا ۔۔۔ اون سے بہتر ہو کوئی کیا آقا
کوئی نہ بنتا اگر تو کیا بنتا ۔۔۔ تھا کوئی اور اون سوا آقا
اون کا فرمان ہے خدا کا ہی فرمان ۔۔۔ کہتے ہین سب بجا بجا آقا
مصطفے کو کہو تو ہے شایان ۔۔۔ ہمین تو ہون اپنے اپنی جا آقا
کس سے چھوٹے ہین مصطفے یارو ۔۔۔ ہو جو اونسے کوئی بڑا آقا
سارے آقا نبی محمد سے ۔۔۔ ہے کوئی ان سوا بھلا آقا
اونکے ہان کیا ہمین نہین ملتا ۔۔۔ کیا کرے لیکے دوسرا آقا
اوسکو دارین مین حظ کیا ہو ۔۔۔ جسکے بنی ہین مصطفے آقا
اونسے کھدے کوئی غریبون کا ۔۔۔ مقصد دل بر آوے یا آقا

ایسے بندہ کا جب وہ سا خواجہ
پھر یہ سمجھے کسے بھلا آقا

کچھ خیال نبی دل مین آتا رہا ۔۔۔ دل جو چاہا سو باتین بناتا رہا
ماتھے نرگس سے آنکھین لڑا یا کیا ۔۔۔ مجھکو دیکھا تو آنکھین دیکھاتا رہا

دیکھا غنچہ کو جس جا تبسم کنان — آپ ہے اپنی مین کچھہ مسکراتا رہا

جب شگوفہ نظر اوسکو آیا نہین — شگفتہ پھر اپنی جگہ جا کھلکھلاتا رہا

برگ گل جب دیکھی اوسکو ہلتے ہوئے — ہو ہٹو ہو ہٹو نہین کچھہ بربڑاتا رہا

زلف پیچان سنبل دیکھے جب اوسی — ہو کے پیچیدہ کچھہ حل بتاتا رہا

ماہ نو اوسکو جب تک سے دیکھا رہا — بیٹھے ابرو کو اپنے ہلاتا رہا

بدر تابان کو دیکھا تو مین کیا کہون — اپنی صورت پر مین چھپاتا رہا

مثل آئینہ گاہ بنا اس قدر — جیسے آئینہ آنکھین چڑھاتا رہا

کوئی احمد مین دل جا کے آیا میرا — لیکن ایسا کہ جو کوئی جاتا رہا

مین تو بندہ تھا خواجہ مجھے کیا خبر — دل جو چاہے سو باتین بناتا رہا

محمد سے ہے دو جہانکا تماشا — دلکے وہ ملے بس کہانکا تماشا

وہ چیز ہی ہے تحت نبی ہے — دیکھا بس زمین آسمان کا تماشا

ثنائے محمد کی حد چاہتی ہے — سنو تم بھلا اس زبانکا تماشا

محمد محمد محمد پکارا ہو — یہان جسنے دیکھا وہانکا تماشا

قیامت مین ہر کوئی دیکھیگا دیکھو — ہمارے نبی مہربان کا تماشا

محمد سے چاہو تو بر تر دیکھا دین — یہ نیلہ گون آسمان کا تماشا

دو عالم مین دیکھو تو شاید دیکھیگا — نبی کے درد دل ستانکا تماشا

جناب محمد کا عمل جب ہوا تھا — دکھاتا تھا یک دل انکا تماشا

خدا کی قسم ہے طفیل محمد — غریبون نے دیکھا ہی جاتا تماشا

دو عالم ظاہر ہے ظاہر رہے گا ‏ ‏ غریبوں کی راحت رسانکا تماشا

تو بندہ ہے رکھہ اپنے خواجہ سے مطلب
کدہر کا تماشا کہان کا تماشا

محمدؐ کو پاتا بھلا بخت واژا ‏ ‏ تو بدلا نہ جاتا بھلا بخت واژا
دکہا ہم کو کیا کیا محمدؐ کے باعث ‏ ‏ تو کیا کیا دکھاتا بھلا بخت واژا
محمدؐ کے صدقہ سے کیا کیا سنے ہم ‏ ‏ تو کیا کیا سناتا بھلا بخت واژا
بچا ہے کلیجا محمدؐ کے باعث ‏ ‏ نو کہا کیا جلاتا بھلا بخت واژا
نہ پاتے محمدؐ کا گر آسرا ہم ‏ ‏ تو کیا کیا پھراتا بھلا بخت واژا
اگر ورنہ ملتا محمدؐ کا ہم کو ‏ ‏ تو کس جا بٹھاتا بھلا بخت واژا
نہ ہوتا اگر نقش احمدؐ تو دل مین ‏ ‏ تو کیا کیا مٹاتا بھلا بخت واژا
بچے نور احمدؐ کے دیکھنے سے ورنہ ‏ ‏ تو کیا کیا دکہاتا بھلا بخت واژا
محمدؐ کے باعث سے کتنا بچے ہم ‏ ‏ تو کیونکہ بچاتا بھلا بخت واژا
بنے ہم محمدؐ کے صدقے سے انسان ‏ ‏ تو کیا کیا بناتا بھلا بخت واژا

بھلا ہے کہ خواجہ نے بندہ کو جانا
تو کیا کیا چھپاتا بھلا بخت واژا

بلا حضرت کو قدرت کا خلاصا ‏ ‏ کہلا نبیون پہ حضرت کا خلاصا
ہوا تھا حضرت آدم پہ ظاہر ‏ ‏ محمدؐ کی صنعت کا خلاصا
گئے تہے لے کے اشعل و موسیٰ انسا ‏ ‏ دکہا حضرت کے طلعت کا خلاصا
سنا ہے ملنے عیسا ہو ندتے ہین ‏ ‏ رسول اللہ حکمت کا خلاصا

بتاؤ کیا تمہیں اہل اسلام — چھپا کیا ہے شفاعت کا خلاصا
شرف نبیونپہ اونکو کیوں نہ ہوگا — محمدؐ ہیں نبوت کا خلاصا
ترحم ہے محمدؐ مصطفےٰ کے — دکہا خالق کی رحمت کا خلاصا
نہ ہوگا غیر بہی حضرت سے محروم — یہ ہے اون کی مروت کا خلاصا
ہوا عزت سے ظاہر مصطفےٰ کی — جناب رب عزت کا خلاصا
پڑے ٹپکا کرے سرمہ جبین بہر — کہاں احمدؐ کی ہمت کا خلاصا

تمہیں قدرت ہے اس بندہ پہ چہاجہ
ملا ہے تمکو قدرت کا خلاصا

سر پہ آنکہونپہ ہے انبیا کی عطا — لیکے سوچو ذرا مصطفےٰ کی عطا
کیوں نہ ہو مصطفےٰ کی عطا کا سبب — ہے زر گل یہ ظاہر صبا کی عطا
بیوفاؤں سے وہ بہی کریں گے وفا — ہے یہ ادنی اسے خیرالوریٰ کی عطا
مصطفےٰ کی عطا سے زیادہ نہیں — ہمنے تو لی بہت دوسرا کی عطا
ہے یہ رسم ہدایت انہیں کے سبب — دیکھو دیکھو یہ رہنما کی عطا
عاصیونکی دیکہی تہی دیکہنی دیکہنی — بے خطا اور شفیع الوریٰ کی عطا
گر خدا ہم سے پوچھے تو کہدینگے ہم — ہم کو بس ہے تیرے مصطفےٰ کی عطا
جتنے اہل عطا ہیں سبہا دو او نہیں — بر تریں ہے عمیم العطا کی عطا
ہم عطا سے محمدؐ کے واقف ہیں بس — ہاں محمدؐ پہ ہوگی خدا کی عطا
وصف عالی کی بندہ کو قدرت نہیں — اسکو ہے خواجہ دوسرا کی عطا

مصطفےٰ کی عطا کا سبب ہے دلا

سر ہے پاک جو ہے کبریا کی عطا

جو حکم اونکا سو فرمان ہے خدا کا
یہ رتبہ ہے ہمارے مصطفے کا

کرین گر ادا سے اپنی جانب
ابھی پھر جائے رخ قبلہ نما کا

دعا کی کہان سے جس نے دیکھا
اسے دعوی کا ہوا عرش علا کا

رہین کیون گر نہ اونکو در پہ جبریل
یہ در ہے جائی روز جزا کا ۔

کرون سجدہ تو ہو سکتا ہے یا دو
مگر موقع ہے یہان صل علا کا ۔

یہ کچھ ایسے ہین کعبہ بین ہی ہونگے
کوئی حاکم ہو جیسے اپنی جا کا

نبی کیا ہو وہ اعلیٰ جس ہے
ازل سے پائے منصب انبیا کا

خدا یا جنکے در پہ جا کے بیٹھے
اوٹھا پایا اس نے دولت سرا کا

بس اسے قاصد ہی کو جا کے
اجارہ ہے جہان پیوست پا

ہے عشق کو دل کا داکر ہوگے
یہان چلنا نہین چارہ صبا کا

نہ ہو گا وہ کبھی شیدہ خدا کا ۔
نہ ہو جو خواہ ہر دو سرا کا ۔

بیان کیا ہو رتبہ نبی مصطفے کا
وسیلہ ہین ان سوا انبیا کا

ہے پہلے بزرگی کہ ہے انکے سے
نمایان ہوا نور پنہان خدا کا

خدا انکا عاشق ہوا دل مین سوچو
ہوا کوئی نبیون مین کب اس ادا کا

دیکھو گر تصور سے اونکی جسامت
تو عالم ہوا کہ نور رب العلا کا

سمجھا ہون انکو مین قدرت الہی کا
یہ نقشا ہے یان قدرت کبریا کا

معجزے انکے خود ہیں بخشین
یہ رتبہ ہے حضرت شفیع الورا کا

خدائی اسی در سے ظاہر ہوئی ہے
یہ در کیوں نہ کھلا ہو شاہ و گدا کا

خدائی مین بیشک نہیں پا یا رہی
نکلا ہوا ان کے دولت سرا کا

محمد کی امت کو سمجھو تو حقا
نتیجہ نظر آئے قالو بلی کا

خدا سے خدا کس مرنے کے معنے مین
عجب ہے حبیب ہے کچھ خواجہ خود سرا کا

خدا کا جو بندہ سو حضرت کا بندہ
جو حضرت کا بندہ سو بندہ خدا کا

جو شکل ان عرب شد آشکارا
درود آمد بر و لازم خدا را

درودِ از وے جنان عزت نیامد
سری آمد گروہ انبیا را

درودِ از ما چہ آید لائق آن
نخواہد تا کہ او ما را چہ یارا

درودِ از باعث آن فخر عیسیٰ
دوائے ہست دردِ بے دوا را

درودِ از مصطفیٰ عزت مد براست
از و عزت ہم باشد مصطفیٰ را

درودِ از ہمہ فضیلت گر زیابد
کہ سلطان گر سفراز د گدا را

درودِ بے عدد بر روح او باد
زبان ما کجا یاران خدا را

درودِ ما رساند تا با آن روح
خدا امر سے دہد باد صبا را

درودِ بے عدد بروے چہ خوانیم
زبان بے آلایش اونیست یارا

درودِ نا قبول اند چہ حسرت
شود آئینہ ہم از سنگ خارا

درود از بندۂ خواہ ار چہ زیبد
درود آمد بر و لازم خدا را

حسن نبوی چون خواست حالا
ساقیست علی بزم عالی
اے داغ حسین لا را نیست
بود آنچہ مصطفیٰ عطا شد
در ذکر نبی برائے تسلیم
شد ذکر نبی بکفر و اسلام
برادرش نبی نبی علی چو آمد
شد ذمہ مصطفیٰ شفاعت
دل خانہ کبریاست بر حق
بندہ شوم از خدا رساند

شد گرد از چہرا محالا ثر
غنچہ است صراحی و پیالہ
وا نخست ہرا بلا لالا ثر
باقی بہ خدا نماند حالا ثر
ہر لفظ ہرا شود عیالا ثر
ہم سنج و خوشبو خوش است حالا
یک نور کہ بود شد دو بالا
عصیان شدہ زامن چو آلہ
از نام نبی کنم قبالا ثر
در خدمت جناب والا

از فضل خدا شود مبارک
بندہ باد خواجہ لا محالا ثر

تمت

۱۳۴۵ھ م ۱۹۲۶

مختصر فہرست

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
حالات منصور شہید	۳ر	دیوان شاہ خاموش	۳ر	مکتوب محمدی	۲ر
خواجہ فرید الدین گنج شکر	۲ر	بزم میلاد	۶ر	مکتوب احمدی	۳ر
حافظ شیرازی	۲ر	شرف الانام	۳ر	اندر سبھا مداری لال	۳
خواجہ نظام الدین اولیا	۳ر	گلدستۂ نعت	۵	اندر سبھا امانت	۱۰
خواجہ سلیمان تونسوی	۱۲ر	انتخاب منصور	۵	قصہ شاہ روم	۱ر
شرف الدین بو علی قلندر	۲ر	ہزار مسئلہ	۳	عورت ڈلہ	۲ر
غوث اعظم	۲ر	بارہ [illegible]	۱ر	گل صنوبر	۳ر
عبد اللہ بن عمر	۲ر	مصباح الحیات	۶ر	مثنوی گلزار نسیم	۳ر
سلیمان فارسی	۳ر	مجاہد خاتم النبیین	۹ر	گل بکاولی	ر
حسن بصری	۲ر	کنز الخلاصہ	۲ر	طلسم حیرت	۵ر
مجدد الف ثانی	۳ر	مسائل ضروریہ	۱۰ر	زلیخا اردو	۵ر
بہاؤ الدین ذکریا	۱۱ر	مجموع الفوائح	۶ر	مجموعہ بارہ قصہ	۱۲ر
شیخ سنوسی	۱۰ر	مجموعہ نور نامہ	۱ر	مثنوی میر حسن	۵ر
حکیم عمر خیام	۳ر	نور نامہ کلاں	۱ر	الدین سی لفظی	۲ر
امام بخاری	۳ر	دلہن نامہ	۱ر	صفوۃ المصادر	۳ر
شیخ محی الدین اکبر	۳ر	مجموعہ دائی حلیمہ	۲ر	رقعات عنایت علی	۶ر
شہباز محمد بہا کیدری	۳ر	پارہ عم مع بغدادی قاعدہ	۳ر	تعلیم نامہ حقہ اول	۶ر
شیخ بوبکر شبلی	۱۰ر	تذکرۃ الاولیا	۳	الف بائے فارسی	۲ر
امام غزالی	۳ر	قصص الانبیا	عہ	حکایات لطیفہ فارسی	۳
امام احمد حنبل	۲ر	عین المعانی	عہ	انشاء اردو	ر
سلطان صلاح الدین	۳ر	تجلیات رحمانی	عہ	مفید الانشاء	۲ر
عمر بن عبد العزیز	۵ر	تنزلات ستہ	۳ر	چہار درویش اردو	۶ر
خالد بن ولید	۳ر	المنتقی لابن الجارود	لعہ	آرائش محفل	۹ر
سوانح عمری شاہ خاموش صاحب	۲ر	آئینہ حقائق نما	۱۲ر	فسانہ عجائب	۹
مختصر سوانح عمری بابا شرف الدین صاحب	۱ر	تعبیر نامہ خواب مع فال نامہ	۳ر	داستان امیر حمزہ	عہ
دیوان وطن شہکار [illegible]	۶ر	بجیلی بھٹیانی	۱۰ر	الف لیلہ	عہ

ہمارے کارخانہ سے ہر قسم کے کتب بذریعۂ ویلو بہت جلد روانہ ہوتے ہیں

المشتہر — محمد سعید و محمد محمود روبرو دیوڑھی راجہ رمبھا حیدرآباد دکن۔